Over 210K+ Followers

13 TO 19 APRIL, 2026 | ۱۳تا۱۹اپریل۲۰۲۶ ☆☆☆

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ
PAKISTAN WATCH

ISLAMABAD TALKS

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

مذاکرات کا اختتام یا وقفہ؟
سفارتی بساط پر نئے امکانات کی تلاش

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

مذاکرات کا اختتام یا وقفہ؟

سفارتی بساط پر نئے امکانات کی تلاش

ظاہری خاموشی، پس پردہ سرگرمیاں؟ اصل کہانی کیا؟

پاکستان کا کردار: توازن اور تسلسل کی حکمت عملی

اختلافات برقرار، مگر دروازے بند نہیں ہوئے، سیاسی تجزیات

آگے کا راستہ: امکانات، خدشات اور سفارتی حقیقتیں کیا ہیں

پاکستان واچ رپورٹ

خطے کی بدلتی ہوئی سفارتی صورتحال کے درمیان حالیہ مذاکراتی عمل بظاہر کسی واضح نتیجے کے بغیر اپنے اختتامی مرحلے تک پہنچ گیا ہے، تاہم اس پیش رفت کو مکمل ناکامی قرار دینا قبل از وقت ہوگا۔ سفارتی حلقوں اور بین الاقوامی مبصرین کے نزدیک یہ عمل درحقیقت ایک ایسے مرحلے میں داخل ہوا ہے جہاں ظاہری خاموشی کے باوجود پس پردہ سرگرمیاں اور رابطے جاری رہنے کے امکانات موجود ہیں۔

ذرائع کے مطابق ان مذاکرات میں کئی اہم اور حساس معاملات زیر غور آئے، جن میں علاقائی سلامتی، باہمی اعتماد کی بحالی، اور آئندہ کے ممکنہ لائحہ عمل پر تبادلہ خیال شامل تھا۔ اگرچہ کسی مشترکہ اعلامیے یا باضابطہ پیش رفت کا اعلان نہیں کیا گیا، لیکن یہ حقیقت نظر انداز نہیں کی جا سکتی کہ فریقین ایک میز پر بیٹھنے پر آمادہ ہوئے، جو خود ایک اہم پیش رفت بھی جا رہی ہے۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ اس نوعیت کے پیچیدہ اور کثیر الجہتی تنازعات میں فوری نتائج کی توقع رکھنا حقیقت پسندانہ نہیں ہوتا۔ تاریخ گواہ ہے کہ بڑے سفارتی معاہدے اکثر طویل، صبر آزما اور کئی مراحل پر مشتمل مذاکراتی عمل کے بعد ہی ممکن ہو پاتے ہیں۔ اس تناظر میں حالیہ دور کو ایک ابتدائی یا عبوری مرحلہ تصور کیا جا رہا ہے، جس کا بنیادی مقصد فریقین کے درمیان براہ راست رابطے بحال کرنا اور اعتماد سازی کی فضا قائم کرنا تھا۔

پاکستان نے اس پورے عمل میں ایک فعال، متوازن اور ذمہ دار کردار ادا کیا ہے۔ اسلام آباد ایک بار پھر ایک ایسے سفارتی مرکز کے طور پر سامنے آیا ہے جہاں پیچیدہ علاقائی اور بین الاقوامی مسائل پر بات چیت کے لیے ماحول فراہم کیا جا سکتا ہے۔ حکومتی حلقوں کی جانب سے بھی اس بات پر زور دیا جا رہا ہے کہ پاکستان خطے میں امن و استحکام کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھے گا اور مذاکراتی عمل کی حمایت کرتا رہے گا۔

مبصرین کے مطابق اس پیش رفت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ فریقین کے درمیان براہ راست یا بالواسطہ رابطوں کا سلسلہ بحال ہوا، جو کسی بھی مستقبل کی پیش رفت کے لیے بنیاد فراہم کر سکتا ہے۔ اگرچہ فی الحال کوئی ٹھوس نتیجہ سامنے نہیں آیا، لیکن سفارتی دنیا میں اس نوعیت کے رابطوں کو ہی آگے بڑھنے کی پہلی سیڑھی سمجھا جاتا ہے۔

دوسری جانب کچھ حلقوں کی جانب سے اس عمل پر تنقید بھی کی جا رہی ہے اور اسے غیر مؤثر قرار دیا جا رہا ہے، تاہم سفارتی ماہرین اس رائے سے مکمل اتفاق نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک ایسے عمل کو وقتی نتائج کی بجائے طویل المدتی تناظر میں دیکھنا چاہیے، جہاں ہر مرحلہ اگلے مرحلے کی راہ ہموار کرتا ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حالیہ مذاکراتی دور کے دوران بعض نکات پر اختلافات برقرار رہے، جن کی وجہ سے کسی مشترکہ نتیجے تک پہنچنا ممکن نہ ہو سکا۔ تاہم اختلاف رائے کو سفارتی عمل کا ایک فطری حصہ قرار دیا جا رہا ہے، اور یہی اختلافات آئندہ مذاکرات کے ایجنڈے کا حصہ بن سکتے ہیں۔

سفارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ بیک ڈور چینلز اب بھی فعال ہیں اور مختلف سطحوں پر رابطے جاری ہیں۔ یہ بھی امکان ظاہر کیا جا رہا ہے کہ آئندہ ہفتوں یا مہینوں میں کسی نئے دور مذاکرات کا انعقاد ہو سکتا ہے، جس میں موجودہ نکات کو مزید تفصیل سے زیر بحث لایا جائے گا۔

اس حوالے سے کسی بھی پیش رفت کا انحصار علاقائی اور بین الاقوامی حالات پر ہوگا، جو تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔

عالمی سطح پر بھی اس پیش رفت کو بغور دیکھا جا رہا ہے۔ بین الاقوامی برادری عمومی طور پر اس بات کی حامی ہے کہ تنازعات کا حل مذاکرات کے ذریعے نکالا جائے، اور اسی لیے اس عمل کے تسلسل کو اہمیت دی جا رہی ہے۔ اگرچہ فوری نتائج نہ ملنے پر کچھ مایوسی ضرور پائی جاتی ہے، لیکن مجموعی طور پر یہ امید برقرار ہے کہ بات چیت کا عمل جاری رہے گا۔ پاکستان کے لیے یہ صورتحال ایک موقع بھی ہے اور ایک چیلنج بھی۔ ایک جانب اسے ایک ذمہ دار سفارتی کردار کے طور پر اپنی ساکھ کو مزید مستحکم کرنے کا موقع مل رہا ہے، تو دوسری جانب اسے پیچیدہ علاقائی توازن کو برقرار رکھنے کی ذمہ داری بھی نبھانی ہے۔ اس تناظر میں پاکستان کی حکمت عملی کا محور توازن، احتیاط اور مسلسل سفارتی روابط پر مبنی دکھائی دیتا ہے۔ ماہرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ موجودہ عالمی حالات، جہاں مختلف خطوں میں کشیدگی اور عدم استحکام پایا جاتا ہے، ایسے میں کسی بھی مثبت سفارتی پیش رفت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ یہ عمل سست اور غیر یقینی ہو سکتا ہے، لیکن اس کا تسلسل ہی اصل کامیابی تصور کیا جاتا ہے۔ موجودہ صورتحال کا ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ عوامی سطح پر بھی اس عمل کو مختلف زاویوں سے دیکھا جا رہا ہے۔ کچھ حلقے فوری نتائج کے خواہاں ہیں، جبکہ دیگر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پیچیدہ مسائل کے حل کے لیے وقت درکار ہوتا ہے۔ یہی تنوع دراصل سفارتی عمل کی حساسیت اور پیچیدگی کو ظاہر کرتا ہے۔ آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حالیہ مذاکرات کا اختتام کسی حتمی انجام کی نشاندہی نہیں کرتا، بلکہ اسے ایک ایسے عمل کا حصہ سمجھا جانا چاہیے جو ابھی جاری ہے۔ سفارتکاری کی دنیا میں خاموشی، وقفہ اور غیر یقینی صورتحال بھی بعض اوقات پیش رفت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔ اس لیے موجودہ حالات کو کسی قطعی نتیجے کے بجائے ایک جاری عمل کے طور پر دیکھنا زیادہ مناسب ہوگا، جہاں ہر نیا دن نئے امکانات اور چیلنجز کے ساتھ سامنے آ سکتا ہے آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حالیہ مذاکرات کا اختتام کسی حتمی انجام کی نشاندہی نہیں کرتا، بلکہ اسے ایک ایسے عمل کا حصہ سمجھا جانا چاہیے جو ابھی جاری ہے۔ سفارتکاری کی دنیا میں خاموشی، وقفہ اور غیر یقینی صورتحال بھی بعض اوقات پیش رفت کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہیں۔

ایسے میں امید اور تسلسل ہی وہ عناصر ہیں جو کسی بھی پیچیدہ عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔ پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ یہی وہ سوچ ہے جو موجودہ سفارتی منظرنامے کو سمجھنے اور اس کے مستقبل کو پرکھنے میں رہنمائی فراہم کرتی ہے

13 TO 19 APRIL, 2026 ۱۳تا۱۹اپریل ۲۰۲۶

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم
ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ
PAKISTAN WATCH

https://www.facebook.com/ pakistanwatch.news

مجلس ادارت:

● چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم ● ایگزیکٹو ایڈیٹر: ڈاکٹر ہما بخاری ● ایڈیٹر: نشید آفاقی
● لیگل ایڈوائزر: ندیم شیخ ایڈووکیٹ ● ایم ڈی سیلز اینڈ مارکیٹنگ: ظفر حسین،
● ڈائریکٹر بزنس ڈیولپمنٹ: ثوبیہ شاکر علی ● پریس منیجر: شکیل احمد خان
● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

● رپورٹنگ ٹیم: احمد حسین انصاری، نصیر الدین، جاوید احمد
محمد دانش، ارباب حسین، حسنین احمد

دفتر کا پتہ: H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی
فون نمبر: 021-34528802-3

فرمان الٰہی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

(اور) جب تک آسمان اور زمین ہیں اسی میں
رہیں گے مگر جتنا تمہارا پروردگار چاہے بے شک
تمہارا پروردگار جو چاہتا ہے کر دیتا ہے
سورۃ ہود 11 - آیت نمبر 107

مجھے ہے حکم اذاں..................!

عالمی سیاست ایک نازک دور سے گزر رہی ہے جہاں تنازعات، کشیدگی اور طاقت کے مظاہرے معمول بنتے جا رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں کسی بھی ملک کی اصل پہچان اس کی عسکری قوت سے زیادہ اس کی سفارتی حکمت عملی سے ہوتی ہے۔ حالیہ جنگ بندی کے تناظر میں پاکستان نے جس دانشمندی، توازن اور بصیرت کا مظاہرہ کیا، وہ نہ صرف قابلِ ستائش ہے بلکہ عالمی سطح پر اس کی بڑھتی ہوئی اہمیت کا واضح ثبوت بھی ہے۔ پاکستان نے ایک ذمہ دار ریاست کے طور پر ہمیشہ امن اور استحکام کو ترجیح دی ہے۔ حالیہ کشیدگی کے دوران بھی پاکستان نے جذباتی ردعمل کے بجائے سنجیدہ اور متوازن حکمت عملی اپنائی۔ بیک ڈور ڈپلومیسی، مسلسل رابطوں اور مؤثر مذاکرات کے ذریعے پاکستان نے فریقین کے درمیان اعتماد سازی میں اہم کردار ادا کیا، جس کے نتیجے میں جنگ بندی کی راہ ہموار ہوئی۔ یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ پاکستان نے کسی ایک فریق کا ساتھ دینے کے بجائے غیر جانبداری اور توازن کو برقرار رکھا۔ یہی وہ خصوصیت ہے جو عالمی سفارتکاری میں کسی بھی ملک کو قابلِ اعتماد بناتی ہے۔ پاکستان کی یہی پالیسی اس کی کامیابی کی بنیاد بنی اور عالمی برادری نے اسے ایک سنجیدہ اور ذمہ دار کردار کے طور پر تسلیم کیا۔ پاکستان کی اس کامیابی کا ایک اہم پہلو اس کی ''خاموش سفارتکاری'' ہے، جو بظاہر منظرِ عام پر کم نظر آتی ہے مگر اس کے نتائج نہایت مؤثر اور دیرپا ہوتے ہیں۔ یہی حکمت عملی اپناتے ہوئے پاکستان نے نہ صرف کشیدگی کو کم کرنے میں کردار ادا کیا بلکہ فریقین کو مذاکرات کی میز پر لانے میں بھی کامیابی حاصل کی۔ عالمی سطح پر پاکستان کے کردار کو سراہا جانا اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ملک کی سفارتی سمت درست ہے۔ بین الاقوامی حلقوں اور تجزیہ کاروں نے پاکستان کی حکمت عملی کو متوازن اور دور اندیش قرار دیا ہے، جو اس کے بڑھتے ہوئے عالمی وقار کا مظہر ہے۔ مزید برآں، پاکستان کی سیاسی اور عسکری قیادت کے درمیان ہم آہنگی نے بھی اس کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ ایک واضح اور متحد موقف نے نہ صرف عالمی سطح پر پاکستان کی بات کو وزن دیا بلکہ اس کی ساکھ کو بھی مضبوط کیا۔ یہ کامیابی اس بات کا پیغام دیتی ہے کہ پاکستان نہ صرف اپنے قومی مفادات کا تحفظ کرنا جانتا ہے بلکہ عالمی امن کے قیام میں بھی بھرپور کردار ادا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اگر یہی حکمت عملی اور جذبہ برقرار رہا تو پاکستان مستقبل میں بھی عالمی سطح پر ایک مثبت، مؤثر اور قابلِ اعتماد کردار کے طور پر ابھرتا رہے گا۔ بلاشبہ، جنگ بندی میں پاکستان کا کردار ایک اہم سنگِ میل ہے جو نہ صرف قومی سطح پر باعثِ فخر ہے بلکہ عالمی امن کے لیے بھی ایک امید افزا پیش رفت ثابت ہوا ہے۔

خیر اندیش
شیخ راشد عالم
چیف ایڈیٹر

ٹاپ اسٹوریز — Top Stories

Consumer Watch

پاکستان کی کامیاب سفارتکاری: بدلتی دنیا میں ایک ابھرتا کردار
(شیخ راشد عالم کا کالم)

PAGE 04

سوشل میڈیا سے بھاری پیسہ کمانے والے ایف بی آر کے ریڈار پر آ گئے

PAGE 07

یہ کون سا حساب ہے؟

PAGE 05

پاکستان میں سولر انقلاب: عالمی توانائی بحران کے باوجود خود انحصاری

PAGE 08

پاکستان کی مضبوط ہوتی معیشت پر مشرقِ وسطیٰ جنگ کے منفی اثرات

PAGE 06

حسین خوابوں کی سرزمین کینیڈا

PAGE 14

چیف ایڈیٹر و پبلشر شیخ راشد عالم نے فیئر پرنٹنگ پریس رابعہ کوثر بلڈنگ، برنس روڈ سے چھپوا کر H-41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2 کراچی سے شائع کیا

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

پاکستان کی کامیاب سفارتکاری

بدلتی دنیا میں ایک ابھرتا کردار

عالمی سیاست میں بعض لمحات ایسے آتے ہیں جب کسی ایک پیش رفت سے پورا منظرنامہ بدل جاتا ہے۔ حالیہ دنوں میں ایران، اسرائیل اور امریکا کے درمیان کشیدگی کے بعد جو جنگ بندی ہوئی، اس میں پاکستان کا کردار غیر معمولی اہمیت اختیار کر گیا ہے۔ یہ محض ایک سفارتی کامیابی نہیں بلکہ ایک ایسا موڑ ہے جس نے عالمی سطح پر پاکستان کے بارے میں رائے کو مثبت انداز میں تبدیل کیا ہے۔

وزیراعظم شہباز شریف اور فیلڈ مارشل عاصم منیر کی قیادت میں پاکستان نے جس حکمت عملی کے ساتھ سفارتی محاذ پر پیش رفت کی، اس نے نہ صرف خطے میں کشیدگی کم کرنے میں مدد دی بلکہ عالمی برادری کو یہ پیغام بھی دیا کہ پاکستان ایک ذمہ دار اور امن پسند ریاست ہے۔ اس پیش رفت کو دنیا بھر میں سراہا جا رہا ہے اور پاکستان کو ایک مؤثر ثالث کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ پاکستان نے اس موقع پر ایک متوازن اور دانشمندانہ پالیسی اپنائی۔ ایک طرف اس نے چین کے ساتھ اپنے اسٹریٹجک تعلقات کو برقرار رکھا، تو دوسری جانب امریکا اور مشرق وسطیٰ کے دیگر ممالک کے ساتھ بھی رابطے مضبوط کیے۔ یہی توازن اسے ایک قابل اعتماد پل بناتا ہے جو مختلف عالمی طاقتوں کو ایک میز پر لا سکتا ہے۔

عالمی میڈیا میں بھی اس پیش رفت کو نمایاں جگہ ملی ہے۔ متعدد تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ پاکستان نے نہایت خاموشی مگر مؤثر انداز میں وہ کام کر دکھایا ہے جو بڑی طاقتیں بھی نہ کر سکیں۔ یہی وجہ ہے کہ آج پاکستان کا نام ایک ایسے ملک کے طور پر لیا جا رہا ہے جو تنازعات کو ہوا دینے کے بجائے انہیں حل کرنے میں کردار ادا کرتا ہے۔

اس نئی صورتحال کا ایک اہم پہلو بھارت میں پیدا ہونے والا ردعمل بھی ہے۔ وہاں کے میڈیا اور تجزیہ کاروں میں ایک بے چینی دیکھی جا رہی ہے، اور وزیراعظم نریندر مودی کی خارجہ پالیسی پر تنقید کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے۔ بھارتی حلقوں میں یہ سوال اٹھایا جا رہا ہے کہ جب خطے کے اہم معاملات طے ہو رہے تھے تو بھارت اس عمل سے باہر کیوں رہا؟

بھارتی تجزیہ کار سوشانت سنگھ جیسے افراد پہلے ہی اس بات کی نشاندہی کر چکے ہیں کہ بھارت کی سفارتی حکمت عملی مطلوبہ نتائج دینے میں ناکام رہی ہے۔ اب جبکہ پاکستان کو عالمی سطح پر سراہا جا رہا ہے، بھارت میں اس صورتحال کو ایک سفارتی دھچکے کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کو عالمی سطح پر تنہا کرنے کی جو کوششیں کی گئیں، وہ اب دم توڑتی نظر آ رہی ہیں۔ آج کی دنیا میں کوئی بھی ملک، خصوصاً وہ جو جغرافیائی لحاظ سے اہم ہو، مکمل طور پر نظرانداز نہیں کیا جا سکتا۔ پاکستان کی جغرافیائی حیثیت، اس کی سفارتی مہارت اور اس کا متوازن رویہ اسے ایک ناگزیر فریق بنا رہے ہیں۔

یہ بھی قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے اس پورے عمل میں جذباتی بیانات کے بجائے عملی اقدامات پر زور دیا۔ یہی وجہ ہے کہ عالمی برادری نے اس کی کوششوں کو سنجیدگی سے لیا۔ سفارتکاری میں الفاظ سے زیادہ عمل کی اہمیت ہوتی ہے، اور پاکستان نے اس اصول کو بخوبی اپنایا ہے۔

اگر اس صورتحال کو تاریخی تناظر میں دیکھا جائے تو یہ پاکستان کے لیے ایک اہم موڑ ثابت ہو سکتا ہے۔ ماضی میں بھی پاکستان نے عالمی سطح پر اہم کردار ادا کیے، مگر حالیہ پیش رفت نے اسے ایک بار پھر عالمی سفارتکاری کے مرکز میں لا کھڑا کیا ہے۔

یہاں یہ بات بھی اہم ہے کہ پاکستان کی قیادت نے داخلی استحکام اور خارجی پالیسی کے درمیان ایک توازن قائم کرنے کی کوشش کی ہے۔ کیونکہ کسی بھی ملک کی مضبوط خارجہ پالیسی اسی وقت مؤثر ہوتی ہے جب اس کے اندرونی حالات مستحکم ہوں۔

دنیا بھر میں پاکستان کی تعریف اس بات کا ثبوت ہے کہ مثبت اور متوازن سفارتکاری ہمیشہ اپنا اثر دکھاتی ہے۔ یہ کامیابی وقتی نہیں بلکہ ایک طویل المدتی حکمت عملی کا نتیجہ ہے، جس میں صبر، تدبر اور درست فیصلوں کا عمل دخل ہے۔

تاہم، اس کامیابی کے ساتھ ذمہ داریاں بھی بڑھ جاتی ہیں۔ پاکستان کو اب اس اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے مزید محنت کرنا ہوگی اور اپنی سفارتی پالیسی کو اسی سمت میں جاری رکھنا ہوگا۔

یہ کالم کسی جذباتی ردعمل کا اظہار نہیں بلکہ ایک حقیقت پسندانہ تجزیہ ہے کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے اور اس بدلتی دنیا میں پاکستان نے ایک مثبت اور مؤثر کردار ادا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر یہی رفتار برقرار رہی تو پاکستان نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر بھی ایک اہم اور بااثر ملک کے طور پر اپنی جگہ مستحکم کر سکتا ہے۔

آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ حالیہ پیش رفت نے جنوبی ایشیا کی سیاست میں ایک نئی جہت پیدا کر دی ہے۔ جہاں ایک طرف پاکستان کی سفارتی کامیابیوں کو سراہا جا رہا ہے، وہیں دوسری جانب بھارت کے لیے یہ ایک لمحہ فکریہ ہے۔ آنے والے دنوں میں یہ دیکھنا دلچسپ ہوگا کہ دونوں ممالک اپنی اپنی پالیسیوں کو کس طرح آگے بڑھاتے ہیں، لیکن فی الحال منظرنامہ واضح طور پر پاکستان کے حق میں جاتا دکھائی دے رہا ہے۔

Over 210K+ Followers on social media now shining in print too

نشیب و فراز
نشید آفاقی

یہ کون سا حساب ہے؟

ملک میں ایک عجیب سا حساب چل رہا ہے، ایسا حساب جسے نہ ریاضی والے سمجھ پا رہے ہیں نہ عوام۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق مہنگائی کم ہو رہی ہے، مگر بازار جائیں تو لگتا ہے دکانداروں نے شاید کسی اور ہی کیلکولیٹر کا استعمال شروع کر دیا ہے۔ ایک طرف کہا جاتا ہے "ریلیف مل رہا ہے"، دوسری طرف جیب پوچھتی ہے "وہ کہاں ہے؟"

سبزی والے سے پوچھیں تو وہ کہتا ہے بھائی جی، ریٹ کم نہیں ہوئے، اوپر سے آئے ہیں۔ آٹے والے کا اپنا دکھ ہے، چینی والے کی اپنی کہانی، اور گھی والا تو ایسے دیکھتا ہے جیسے ہم اس سے ادھار مانگنے آئے ہوں۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر مہنگائی کم ہو رہی ہے تو پھر یہ مہنگی چیزیں کہاں سے آ رہی ہیں؟ یا پھر شاید مہنگائی صرف فائلوں میں کم ہوئی ہے، زمین پر نہیں۔ دکان دار بھی بیچارہ یہی کہتا ہے کہ "ہم نے بھی تو مہنگا خریدا ہے"، اور یوں یہ حساب آگے سے آگے منتقل ہوتا جاتا ہے۔

سڑکوں کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے۔ کاغذوں میں شاہراہیں چمک رہی ہیں، حقیقت میں گلیاں اور سڑکیں ایسے لگتی ہیں جیسے کسی نے جان بوجھ کر "آف روڈ ڈرائیونگ" کا تجربہ دینے کے لیے بنائی ہوں۔ ہر دوسرا گڑھا ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے وہ ہمیں یاد دلا رہا ہو کہ "احتیاط کریں، آپ پاکستان میں ہیں!" گاڑی چلانے والا ڈرائیور کم اور کرتب دکھانے والا زیادہ لگتا ہے۔ بارش ہو جائے تو یہی گڑھے چھوٹے تالاب بن جاتے ہیں، اور سڑک کا اصل نقشہ ڈھونڈنا بھی ایک ہنر بن جاتا ہے۔

اور گیس... اس کا تو ذکر ہی نہ کریں۔ گیس اب نعمت سے بڑھ کر کسی خواب جیسی چیز بن چکی ہے۔ صبح کے وقت چولہا جلانا ایسے لگتا ہے جیسے کسی امتحان میں پاس ہونا ہو۔ کبھی آتی ہے، کبھی نہیں، اور جب آتی ہے تو اتنی کمزور کہ چائے بھی سوچ میں پڑ جاتی ہے کہ بنوں یا نہ بنوں۔ گھروں میں اب کھانا پکانے کے اوقات بھی گیس کی مرضی سے طے ہوتے ہیں، نہ کہ گھر والوں کی ضرورت سے۔

بجلی کی کہانی بھی دلچسپ ہے۔ بل آئے تو لگتا ہے جیسے کسی نے محبت نامہ بھیجا ہو — لمبا، تفصیلی اور دل دہلا دینے والا۔ یونٹس کم استعمال ہوں تب بھی بل زیادہ آتا ہے، اور اگر زیادہ استعمال کریں تو پھر تو لگتا ہے بجلی نہیں، کوئی لگژری آئٹم استعمال کر رہے ہیں۔ عوام اب پنکھا چلانے سے پہلے بھی سوچتی ہے کہ "یہ ہوا کتنے کی پڑے گی؟" اور ایئر کنڈیشنر تو ویسے ہی ایک خواب بنتا جا رہا ہے۔

ایسے میں عام آدمی کیا کرے؟ کام کرے تو کمائی مہنگائی کے سامنے ہار جاتی ہے، بچت کرے تو ضروریات منہ چڑاتی ہیں۔ ایک طرف کہا جاتا ہے "صبر کریں"، دوسری طرف حالات کہتے ہیں "اور کتنا؟" متوسط طبقہ سب سے زیادہ پس رہا ہے، نہ وہ اتنا امیر ہے کہ آسانی سے سب برداشت کر لے، نہ اتنا غریب کہ کسی امداد کا مستحق ٹھہرے۔

حکومت کی طرف سے اعلانات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ کبھی سبسڈی، کبھی ریلیف پیکیج، کبھی نئی اسکیم۔ مگر عوام کے حصے میں آتا کیا ہے؟ وہی پرانا سوال: "یہ ریلیف کہاں ہے؟" شاید یہ ریلیف بھی کسی خفیہ مقام پر رکھا ہوا ہے، جہاں پہنچنے کے لیے خاص اجازت درکار ہے۔ ہر اعلان سن کر امید تو بنتی ہے، مگر جلد ہی حقیقت اسے توڑ دیتی ہے۔

مزے کی بات یہ ہے کہ ہر مسئلے کا حل بھی موجود ہوتا ہے، مگر صرف بیانات میں۔ سڑکیں بن رہی ہیں، گیس کے منصوبے آ رہے ہیں، بجلی سستی ہو رہی ہے۔ یہ سب سننے میں تو بہت اچھا لگتا ہے، مگر حقیقت میں عوام اب بھی اسی جگہ کھڑی ہے جہاں پہلے تھی۔ وقت گزرتا جا رہا ہے، مگر حالات کا دائرہ وہیں گھوم رہا ہے۔

عوام کی حالت اس طالب علم جیسی ہو گئی ہے جو ہر سال یہ سن کر خوش ہوتا ہے کہ "اس بار امتحان آسان ہوگا"، مگر جب پرچہ سامنے آتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ سوالات ہی بدل گئے ہیں۔ یہاں بھی ہر بار امید دی جاتی ہے، مگر نتیجہ وہی نکلتا ہے۔ لوگ اب وعدوں سے زیادہ اپنے تجربے پر یقین کرنے لگے ہیں۔

یہ کون سا حساب ہے، جس میں آمدنی وہی رہتی ہے مگر خرچے بڑھتے جاتے ہیں؟ یہ کون سا فارمولا ہے جس میں مہنگائی کم ہوتی ہے مگر چیزیں مہنگی رہتی ہیں؟ یہ کون سی ترقی ہے جس میں سڑکیں ٹوٹتی ہیں، گیس غائب ہوتی ہے اور بجلی مہنگی ہوتی جاتی ہے؟ یہ سوال صرف ایک فرد کا نہیں، پوری قوم کا ہے۔

شاید یہ نیا معاشی ماڈل ہے، جسے سمجھنے کے لیے عوام کو ابھی کچھ اور صبر کرنا ہوگا۔ یا پھر یہ وہی پرانا حساب ہے جس میں جمع ہمیشہ اوپر والوں کے لیے ہوتی ہے اور تفریق نیچے والوں کے حصے میں آتی ہے۔ اس حساب میں توازن کہیں نظر نہیں آتا، بس بوجھ ایک طرف جھکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

آخر میں عوام کے پاس ایک ہی آپشن بچتا ہے: یا تو وہ اس حساب کو سمجھنے کی کوشش چھوڑ دے، یا پھر خود کو اس کے مطابق ڈھال لے۔ کیونکہ یہاں سوال پوچھنے سے زیادہ ضروری ہے زندہ رہنا، اور زندہ رہنے کے لیے ہر دن ایک نیا حساب سیکھنا پڑتا ہے۔

تو جناب، اگر آپ کو بھی یہ لگے کہ آپ اس حساب کو نہیں سمجھ پا رہے، تو پریشان نہ ہوں۔ آپ اکیلے نہیں ہیں۔ پورا ملک یہی سوچ رہا ہے: "یہ کون سا حساب ہے؟"

پاکستان کی مضبوط ہوتی معیشت پر مشرقِ وسطیٰ جنگ کے منفی اثرات

پاکستان واچ رپورٹ

پاکستان کی معیشت ایک ایسے دوراہے پر کھڑی ہے جہاں ایک طرف استحکام اور بہتری کے آثار نمایاں ہیں، تو دوسری جانب عالمی حالات خصوصاً مشرقِ وسطیٰ میں بڑھتی کشیدگی نئے خطرات کی صورت میں سر اٹھا رہی ہے۔ عالمی مالیاتی و معاشی ادارہ بلوم برگ کی حالیہ رپورٹ نے اس حقیقت کو اجاگر کیا ہے کہ پاکستان کی معیشت اگرچہ گزشتہ برس کے مقابلے میں بہتر ہوئی ہے، مگر اس بہتری پر بیرونی عوامل کے سائے منڈلا رہے ہیں۔

رپورٹ کے مطابق پاکستان کی جی ڈی پی کی شرح نمو میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی ہے۔ گزشتہ سہ ماہی میں شرح نمو 3.9 فیصد رہی، جو گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں 1.73 فیصد تھی۔ یہ اضافہ اس بات کی علامت ہے کہ حکومتی پالیسیوں، مالیاتی نظم و ضبط اور عالمی اداروں کے تعاون سے معیشت نے بحالی کی راہ اختیار کی ہے۔ تاہم یہ بہتری ابھی نازک مرحلے میں ہے اور کسی بھی بیرونی جھٹکے سے متاثر ہو سکتی ہے۔

مشرقِ وسطیٰ میں جاری کشیدگی، جو اکثر تیل پیدا کرنے والے ممالک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے، پاکستان جیسے درآمدی معیشت کے حامل ملک کے لیے ایک بڑا چیلنج ہے۔ پاکستان اپنی توانائی کی ضروریات کا بڑا حصہ درآمد کرتا ہے، اور اگر عالمی منڈی میں تیل کی قیمتیں بڑھتی ہیں تو اس کا براہِ راست اثر ملکی معیشت پر پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلوم برگ کی رپورٹ میں خبردار کیا گیا ہے کہ خوراک اور ایندھن کی قیمتوں میں ممکنہ اضافہ مہنگائی کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

مارچ کے مہینے میں مہنگائی کی شرح 7.3 فیصد تک پہنچ گئی، جو اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ قیمتوں میں اضافے کا دباؤ برقرار ہے۔ اگر تیل کی قیمتوں میں مزید اضافہ ہوتا ہے تو ٹرانسپورٹ، بجلی اور اشیائے ضروریہ کی قیمتیں بھی بڑھیں گی، جس سے عام شہری کی زندگی مزید متاثر ہو سکتی ہے۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں پہلے ہی قوتِ خرید محدود ہے، مہنگائی کا یہ دباؤ سماجی اور معاشی مسائل کو جنم دے سکتا ہے۔

مرکزی بینک کی جانب سے شرح سود کو برقرار رکھنا بھی ایک محتاط حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔ اس اقدام کا مقصد مہنگائی کو قابو میں رکھنا اور معاشی استحکام کو یقینی بنانا ہے۔ تاہم بلند شرح سود کاروباری سرگرمیوں کے لیے رکاوٹ بن سکتی ہے، جس سے سرمایہ کاری اور صنعتی ترقی سست ہو سکتی ہے۔ یوں معیشت ایک نازک توازن کی کیفیت میں ہے جہاں ہر فیصلہ احتیاط سے کرنا ضروری ہے۔

رپورٹ میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ برآمدات گیارہ ماہ کی کم ترین سطح پر آ گئی ہیں۔ یہ صورتحال تشویشناک ہے کیونکہ برآمدات کسی بھی معیشت کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر برآمدات میں کمی کا سلسلہ جاری رہا تو زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ بڑھ سکتا ہے، جو پہلے ہی محدود ہیں۔ اس کے برعکس درآمدات میں اضافہ، خاص طور پر توانائی کے شعبے میں، تجارتی خسارے کو مزید بڑھا سکتا ہے۔

حکومت کی جانب سے ایندھن کی بچت کے اقدامات اس بات کا ثبوت ہیں کہ پالیسی ساز ممکنہ بحران سے نمٹنے کے لیے تیار ہیں۔ تین ہفتوں میں 139 ارب روپے کے اخراجات اور ایندھن کی کھپت میں 10 فیصد اضافہ اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ توانائی کا شعبہ خاص طور پر دباؤ کا شکار ہے۔ اگر

جاتے ہیں، اور ان کی کارکردگی بہتر نہ ہونے کی صورت میں مجموعی معاشی ترقی متاثر ہوتی ہے۔ تاہم سروسز سیکٹر میں بہتری ایک مثبت اشارہ ہے، جو معیشت کے لیے سہارا بن سکتا ہے۔ آئی ٹی، بینکنگ اور ٹیلی کمیونیکیشن جیسے شعبے پاکستان کی معیشت کو نئی سمت دے سکتے ہیں۔

اس رجحان کو قابو میں نہ رکھا گیا تو مالیاتی خسارہ بڑھ سکتا ہے، جو معیشت کے لیے ایک اور خطرہ ہے۔

پاکستان کی معیشت کا ایک اہم پہلو اس کا بیرونی امداد پر انحصار بھی ہے۔ عالمی مالیاتی ادارے اور دوست ممالک پاکستان کو مالی سہارا فراہم کرتے ہیں، مگر اس انحصار کی اپنی حدود ہیں۔ عالمی حالات میں تبدیلی، جیسے مشرقِ وسطیٰ کی جنگ یا عالمی مالیاتی سختی، اس امداد کو متاثر کر سکتی ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ پاکستان اپنی معیشت کو خود کفیل بنانے کی جانب توجہ دے۔

زرعی اور صنعتی شعبوں کی سست روی بھی ایک اہم مسئلہ ہے۔ یہ دونوں شعبے معیشت کی بنیاد سمجھے

مشرقِ وسطیٰ کی جنگ کے اثرات صرف تیل کی قیمتوں تک محدود نہیں ہوتے بلکہ عالمی تجارت، ترسیلاتِ زر اور سرمایہ کاری پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔ پاکستان کو خلیجی ممالک سے بڑی مقدار میں ترسیلاتِ زر حاصل ہوتی ہیں، اور اگر وہاں معاشی سرگرمیاں متاثر ہوتی ہیں تو اس کا اثر پاکستان پر بھی پڑ سکتا ہے۔ اسی طرح غیر ملکی سرمایہ کار بھی غیر یقینی صورتحال میں سرمایہ کاری سے گریز کرتے ہیں، جو معیشت کے لیے نقصان دہ ہے۔

اس تمام صورتحال میں پاکستان کے لیے سب سے بڑا چیلنج یہ ہے کہ وہ اپنی معاشی پالیسیوں کو اس طرح ترتیب دے کہ بیرونی جھٹکوں کا اثر کم سے کم ہو۔ توانائی کے متبادل ذرائع، مقامی صنعت کی ترقی، برآمدات میں اضافہ اور مالیاتی نظم و ضبط وہ اقدامات ہیں جو معیشت کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ قلیل مدتی اقدامات کے ساتھ ساتھ طویل مدتی حکمت عملی بھی اپنائے۔ مثال کے طور پر قابلِ تجدید توانائی کے منصوبے، زرعی اصلاحات اور صنعتی ترقی کے پروگرام ایسے اقدامات ہیں جو نہ صرف موجودہ بحران سے نمٹنے میں مددگار ثابت ہوں گے بلکہ مستقبل میں بھی معیشت کو مستحکم رکھیں گے۔

آخر میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ پاکستان کی معیشت ایک نازک مگر امید افزا مرحلے میں ہے۔ بلوم برگ کی رپورٹ جہاں خطرات کی نشاندہی کرتی ہے، وہیں یہ بھی واضح کرتی ہے کہ معیشت میں بہتری کے آثار موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مثبت رجحانات کو برقرار رکھا جائے اور عالمی چیلنجز کا دانشمندی سے مقابلہ کیا جائے۔

اگر پاکستان بروقت اور مؤثر فیصلے کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو نہ صرف وہ موجودہ خطرات سے نکل سکتا ہے بلکہ ایک مضبوط اور خود کفیل معیشت کی بنیاد بھی رکھ سکتا ہے۔

سوشل میڈیا سے بھاری پیسہ کمانے والے ایف بی آر کے ریڈار پر آ گئے

ایف بی آر نے تمام سوشل میڈیا انفلوئنسرز، کنٹنٹ کریٹرز کو ٹیکس نیٹ میں لانیکا فیصلہ کرلیا

پاکستان واچ رپورٹ

سوشل میڈیا کے ذریعے بھاری آمدن حاصل کرنے والے افراد کے لیے ایک اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ فیڈرل بورڈ آف ریونیو (ایف بی آر) نے ملک بھر میں سوشل میڈیا انفلوئنسرز، یوٹیوبرز، ٹک ٹاکرز اور انسٹاگرام کریٹرز کو باقاعدہ ٹیکس نیٹ میں شامل کرنے کا اصولی فیصلہ کر لیا ہے۔ اس مقصد کے لیے انکم ٹیکس رولز 2002 میں ترامیم کا مسودہ بھی تیار کر لیا گیا ہے، جو آنے والے دنوں میں پاکستان کی ڈیجیٹل معیشت پر گہرے اثرات مرتب کر سکتا ہے۔

گزشتہ چند برسوں میں سوشل میڈیا محض تفریح یا اظہار رائے کا ذریعہ نہیں رہا بلکہ یہ ایک مکمل معاشی شعبہ بن چکا ہے۔ پاکستان میں ہزاروں افراد یوٹیوب، ٹک ٹاک اور انسٹاگرام جیسے پلیٹ فارمز کے ذریعے لاکھوں بلکہ کروڑوں روپے کما رہے ہیں۔ ویڈیوز، برانڈ پروموشنز، اسپانسرشپس، لائیو سیشنز اور ڈیجیٹل مارکیٹنگ کے ذریعے حاصل ہونے والی یہ آمدن اب ایف بی آر کی نظروں سے اوجھل نہیں رہی۔ یہی وجہ ہے کہ اب حکومت اس شعبے کو بھی باقاعدہ دستاویزی معیشت کا حصہ بنانے کے لیے متحرک ہو چکی ہے۔

ایف بی آر کے مجوزہ مسودے کے مطابق سوشل میڈیا سے حاصل ہونے والی ہر قسم کی آمدن کو ٹیکس کے دائرے میں لایا جائے گا۔ اس میں اشتہارات سے حاصل ہونے والی کمائی، برانڈز کے ساتھ معاہدے، اسپانسرڈ پوسٹس، افلییٹ مارکیٹنگ اور دیگر تمام ذرائع شامل ہوں گے۔ خاص طور پر وہ افراد جو پاکستانی صارفین کے ساتھ انٹریکشن کے ذریعے آمدن حاصل کر رہے ہیں، ان پر یہ قانون لاگو ہوگا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی کریٹر بیرون ملک بیٹھ کر بھی پاکستانی آڈینس کو ٹارگٹ کر رہا ہے، تو وہ بھی اس قانون کے دائرے میں آسکتا ہے۔

دستاویز میں بتایا گیا ہے کہ قابل ٹیکس آمدن کا تعین ایک مخصوص فارمولا کے تحت کیا جائے گا، جو صرف آمدن ہی نہیں بلکہ اخراجات کو بھی مدنظر رکھے گا۔ مثال کے طور پر اگر کوئی یوٹیوبر اپنے ویڈیوز کی تیاری پر اخراجات کرتا ہے، جیسے کیمرہ، ایڈیٹنگ، لوکیشن یا دیگر پروڈکشن کاسٹس، تو ان اخراجات کو بھی ٹیکس کیلکولیشن میں شامل کیا جائے گا۔ اس طرح ایک متوازن اور نسبتاً منصفانہ ٹیکس نظام متعارف کروانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

مزید برآں، سوشل میڈیا سے حاصل ہونے والی آمدن کو سالانہ انکم ٹیکس گوشواروں میں الگ سے ظاہر کرنا لازمی قرار دیا جائے گا۔ اس مقصد کے لیے ممکنہ طور پر ایک الگ کیٹیگری یا فارم متعارف کروایا جائے گا، تاکہ ٹیکس حکام آسانی سے اس آمدن کا ریکارڈ رکھ سکیں۔ اس اقدام سے نہ صرف ٹیکس چوری کی روک تھام میں مدد ملے گی بلکہ حکومت کو اس ابھرتے ہوئے شعبے کے درست اعداد و شمار بھی حاصل ہو سکیں گے۔

ایف بی آر نے اس مجوزہ مسودے پر عوامی رائے لینے کا بھی فیصلہ کیا ہے۔ شہریوں، ماہرین معیشت، ڈیجیٹل مارکیٹنگ کے شعبے سے وابستہ افراد اور خود سوشل میڈیا کریٹرز کو ایک ہفتے کے اندر اپنی تجاویز اور اعتراضات جمع کروانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اس کے بعد ان آراء کی روشنی میں ترامیم کو حتمی شکل دی جائے گی، تاکہ قانون سازی ایک جامع اور قابل عمل صورت اختیار کر سکے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ دنیا کے کئی ممالک پہلے ہی سوشل میڈیا سے حاصل ہونے والی آمدن پر ٹیکس عائد کر چکے ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، کینیڈا اور دیگر ترقی یافتہ ممالک میں ڈیجیٹل کریٹرز کو باقاعدہ ٹیکس دہندگان کے طور پر رجسٹر ہونا پڑتا ہے۔ پاکستان میں اس شعبے کی تیز رفتار ترقی کے باوجود اب تک کوئی واضح اور مخصوص ٹیکس پالیسی موجود نہیں تھی، جس کی وجہ سے ایک بڑی آمدن ٹیکس نیٹ سے باہر رہی۔ ایف بی آر کا یہ اقدام اسی خلا کو پر کرنے کی کوشش ہے۔

اس فیصلے کے مثبت اور منفی دونوں پہلو سامنے آ سکتے ہیں۔ ایک طرف یہ اقدام معیشت کو دستاویزی بنانے، ٹیکس نیٹ کو وسیع کرنے اور حکومتی آمدن میں اضافے کا سبب بن سکتا ہے۔ اس سے ڈیجیٹل مارکیٹ میں شفافیت بھی بڑھے گی اور غیر قانونی یا غیر ظاہر شدہ آمدن کی حوصلہ شکنی ہوگی۔ دوسری جانب کچھ چھوٹے کریٹرز کے لیے یہ ایک اضافی بوجھ بھی بن سکتا ہے، خاص طور پر وہ افراد جو ابھی اپنے کیریئر کے ابتدائی مراحل میں ہیں اور محدود آمدن رکھتے ہیں۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر اس قانون کو متوازن انداز میں نافذ کیا جائے، اور چھوٹے کریٹرز کے لیے کچھ رعایتیں رکھی جائیں، تو یہ اقدام نہایت مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مخصوص حد تک آمدن کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جا سکتا ہے، تاکہ نئے آنے والے افراد کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی رہے اور وہ با آسانی اس شعبے میں قدم جما سکیں۔

یہ بھی ضروری ہے کہ ایف بی آر اس نئے نظام کے نفاذ کے ساتھ ساتھ آگاہی مہم بھی چلائے، تاکہ سوشل میڈیا صارفین کو ٹیکس قوانین، گوشوارے جمع کروانے کے طریقہ کار اور دیگر قانونی تقاضوں کے بارے میں مکمل رہنمائی فراہم کی جا سکے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر کام کرنے والے بہت سے افراد ٹیکس کے پیچیدہ نظام سے واقف نہیں ہوتے، اس لیے آسان اور واضح رہنمائی نہایت اہم ہوگی۔

مجموعی طور پر دیکھا جائے تو سوشل میڈیا انفلوئنسرز کو ٹیکس نیٹ میں شامل کرنے کا یہ فیصلہ پاکستان کی معیشت کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کی ایک اہم کوشش ہے۔ جیسے جیسے دنیا ڈیجیٹلائزیشن کی طرف بڑھ رہی ہے، ویسے ہی حکومتوں کو بھی اپنی پالیسیوں کو اپ ڈیٹ کرنا پڑ رہا ہے۔ پاکستان میں یہ اقدام نہ صرف ٹیکس نظام کو مضبوط بنائے گا بلکہ ڈیجیٹل معیشت کو بھی ایک باقاعدہ اور مستحکم شکل دینے میں مددگار ثابت ہوگا۔

اگر یہ اصلاحات مؤثر انداز میں نافذ ہو گئیں، تو آنے والے وقت میں سوشل میڈیا نہ صرف اظہار رائے کا پلیٹ فارم رہے گا بلکہ ایک مکمل، منظم اور قانونی معاشی شعبہ بھی بن جائے گا، جہاں مواقع کے ساتھ ساتھ ذمہ داریاں بھی واضح ہوں گی۔

پاکستان رپورٹ

پاکستان میں سولر انقلاب: عالمی توانائی بحران کے باوجود خود انحصاری

عالمی سطح پر توانائی کے بحران، تیل و گیس کی بڑھتی قیمتوں اور جغرافیائی کشیدگی کے تناظر میں پاکستان کے لیے ایک غیر متوقع مگر خوش آئند پیش رفت سامنے آئی ہے۔ حالیہ علاقائی کشیدگی، خصوصاً ایران سے جڑے حالات اور آبنائے ہرمز کے ممکنہ اثرات کے باوجود پاکستان اس بار ماضی کی نسبت زیادہ مضبوط دکھائی دیتا ہے۔ اس استحکام کی بنیادی وجہ ملک میں تیزی سے فروغ پاتی شمسی توانائی ہے، جسے عالمی میڈیا نے بھی ایک ''خاموش انقلاب'' قرار دیا ہے۔

امریکی نشریاتی ادارے CNN کی رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں جہاں ایران سے متعلق کشیدگی کے باعث تیل و گیس کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا، وہیں پاکستان ایک حد تک اس بحران کے اثرات سے محفوظ رہا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک نے گزشتہ چند برسوں میں قابلِ تجدید توانائی، خصوصاً شمسی توانائی، کی طرف تیزی سے رخ کیا ہے۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان میں گزشتہ دو سے تین برسوں کے دوران بڑے پیمانے پر سولر پینلز کی تنصیب ہوئی ہے، جس کے نتیجے میں اب اندازاً 25 فیصد بجلی شمسی توانائی سے حاصل کی جا رہی ہے۔ یہ شرح نہ صرف خطے کے کئی ممالک سے زیادہ ہے بلکہ پاکستان کو توانائی کے شعبے میں ایک نئی شناخت بھی دے رہی ہے۔

یہ تبدیلی محض حکومتی سطح تک محدود نہیں بلکہ عوامی سطح پر بھی ایک واضح رجحان کے طور پر سامنے آئی ہے۔ مہنگی بجلی، لوڈشیڈنگ اور بڑھتے ہوئے بلوں نے عام شہریوں کو متبادل ذرائع اپنانے پر مجبور کیا، جس کے نتیجے میں گھروں، دفاتر، فیکٹریوں اور زرعی شعبے میں سولر سسٹمز کی تنصیب میں نمایاں اضافہ ہوا۔ دیہی علاقوں میں جہاں بجلی کی فراہمی ہمیشہ سے ایک مسئلہ رہی، وہاں شمسی توانائی نے ایک قابلِ عمل اور مستاحل فراہم کیا۔

آبنائے ہرمز، جو عالمی توانائی سپلائی کا ایک اہم راستہ ہے، ماضی میں کسی بھی کشیدگی کے دوران پاکستان کے لیے شدید مشکلات کا باعث بنتا رہا ہے۔ تاہم حالیہ حالات میں اس کے ممکنہ اثرات پاکستان پر محدود رہے، جس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ملک اب مکمل طور پر درآمدی ایندھن پر انحصار نہیں کر رہا۔ متبادل توانائی ذرائع، خاص طور پر شمسی توانائی، نے اس انحصار کو کم کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

رپورٹ کے مطابق قابلِ تجدید توانائی کے فروغ کے باعث پاکستان نے 2020 کے بعد سے 12 ارب ڈالر سے زائد کی بچت کی ہے۔ یہ بچت نہ صرف زرمبادلہ کے ذخائر پر دباؤ کم کرتی ہے بلکہ معیشت کو بھی استحکام فراہم کرتی ہے۔ ایسے وقت میں جب عالمی معیشت دباؤ کا شکار ہے، یہ پیش رفت پاکستان کے لیے ایک مثبت اشارہ ہے۔

شمسی توانائی کے اس انقلاب کے کئی پہلو ہیں۔ ایک طرف یہ ماحول دوست ہے اور کاربن کے اخراج میں کمی کا باعث بنتی ہے، تو دوسری طرف یہ توانائی کے مقامی ذرائع کو فروغ دیتی ہے۔ اس کے علاوہ، یہ چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار کے لیے بھی فائدہ مند ثابت ہو رہی ہے، جو اب مہنگی بجلی کے بجائے کم لاگت توانائی استعمال کر سکتے ہیں۔

تاہم، اس کامیابی کے باوجود کچھ چیلنجز بھی موجود ہیں۔ مثال کے طور پر، سولر سسٹمز کی ابتدائی لاگت اب بھی بہت سے افراد کے لیے ایک رکاوٹ ہے، اگرچہ وقت کے ساتھ یہ لاگت کم ہو رہی ہے۔ اسی طرح، توانائی کے ذخیرہ (بیٹری) کے مسائل اور گرڈ کے ساتھ ہم آہنگی بھی ایسے پہلو ہیں جن پر مزید کام کرنے کی ضرورت ہے۔

حکومت کی جانب سے اگر اس شعبے میں مزید سہولیات، سبسڈیز اور پالیسی سپورٹ فراہم کی جائے تو یہ انقلاب مزید تیز ہو سکتا ہے۔ نیٹ میٹرنگ جیسے اقدامات پہلے ہی اس سلسلے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں، جس کے ذریعے صارفین اپنی اضافی بجلی قومی گرڈ میں شامل کر سکتے ہیں۔

مزید برآں، پاکستان کے پاس سورج کی روشنی کی وافر مقدار موجود ہے، جو اسے شمسی توانائی کے لیے ایک مثالی ملک بناتی ہے۔ اگر اس قدرتی نعمت سے مکمل فائدہ اٹھایا جائے تو نہ صرف ملک اپنی توانائی کی ضروریات پوری کر سکتا ہے بلکہ مستقبل میں توانائی برآمد کرنے کی صلاحیت بھی حاصل کر سکتا ہے۔

تعلیمی اور تحقیقی اداروں کو بھی اس میدان میں شامل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مقامی سطح پر ٹیکنالوجی کی ترقی ممکن ہو سکے۔ اس سے نہ صرف درآمدی اخراجات کم ہوں گے بلکہ روزگار کے نئے مواقع بھی پیدا ہوں گے۔

مختصراً، پاکستان میں شمسی توانائی کا فروغ ایک مثبت اور امید افزا تبدیلی کی علامت ہے۔ یہ نہ صرف توانائی کے بحران سے بچاؤ کا ذریعہ بن رہا ہے بلکہ معیشت، ماحول اور معاشرتی ترقی کے لیے بھی ایک مضبوط بنیاد فراہم کر رہا ہے۔ اگر اس رفتار کو برقرار رکھا گیا تو وہ دن دور نہیں جب پاکستان توانائی کے میدان میں خود کفیل ممالک کی صف میں شامل ہو جائے گا۔

یہ ''خاموش انقلاب'' درحقیقت ایک بڑی تبدیلی کی ابتدا ہے، جو پاکستان کو ایک روشن، خودمختار اور مستحکم مستقبل کی طرف لے جا رہی ہے۔

بیروزگاری مسائل کی جڑ ہے، آئی ٹی کے میدان میں نوجوانوں کو بہترین مواقع دیئے جائیں، ڈاکٹرعشرت العباد خان

سابق گورنر سندھ وسربراہ میری پہچان پاکستان (ایم پی پی) ڈاکٹر عشرت العباد خان نے کہا ہے کہ نوجوانوں کے لئے حکومت کا نئے ڈورز اور جدید تعلیم کے مطابق وسائل کی فراہمی ناگزیر ہے۔ بیروزگاری مسائل کی جڑ ہے۔ آئی ٹی کے میدان میں انہیں بہترین مواقع دیئے جائیں۔ اصلاحات کے بغیر ملک میں وسائل کی فراہمی ممکن نہیں۔ پنجاب کی طرح دیگر صوبوں میں بھی جدت پسندی نظر آنی چاہئے۔ گورنر ہاؤس سندھ میں آئی ٹی کی مفت تعلیم ہورہی تھی۔ اسے حکومتیں ہرصوبے میں شروع کریں۔ عوام کے مفاد میں کیئے گئے فیصلے ملک کی ترقی کا ایندھن ثابت ہوں گے۔ انہوں نے یہ بات ڈیری غازی خان، ساہیوال، لاہور، گوجرانوالہ، گجرات، سیالکوٹ، کوٹ ادو، راجن پور سمیت پنجاب کے مختلف شہروں، گاؤں اور اسلام آباد، پنجاب آرگنائزنگ کمیٹیز، راولپنڈی کے اندرون شہر اور کراچی میں بیک وقت ویڈیو لنک پر خطاب میں کہی۔ ڈاکٹر عشرت العباد خان نے کہا کہ کفایت شعاری مہم کی وجہ سے صرف ذمہ داران سے بات کر رہا ہوں اسکے بعد انشاء اللہ حالات درست ہوتے ہی عوامی اجتماعات سے خطاب شروع ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے عوام کی جڑوں میں جا کر ان کو احساس دلایا ہے کہ یہ پاک وطن ہم سب کے لئے اللہ کی نعمت ہے اسکے خلاف اگر کوئی بات کرتا ہے سوچتا ہے یا ہم
سازی کرتا
ہے تو وہ ملک دشمن
ہے۔۔ سبز ہلالی پرچم تھام کر پاکستان کے لئے عہد کریں کہ ہم ایمانداری سے کام کریں۔ لسانی، فرقہ وارانہ تعصب کا شکار نہیں ہوں گے۔ ملک کی یکجہتی ہی ہماری طاقت اور کارکردگی شرط ہے تب ہم آئی ایم ایف کے قرضوں سے نجات حاصل کریں گے جب نظام بدلے گا اور شرافت سیاست کا معیار ہوگا۔ سیاست سے بلیک میلنگ نکل جائے گی۔ صوبوں نے 18 ویں ترمیم سے گراس روٹ لیول پر عوام کو ریلیف نہیں دیا۔ پنجاب میں لوکل گورنمنٹ کے الیکشن نہیں ہوئے۔ سندھ میں گلا سڑا بلدیاتی نظام ہے جو شہروں کو کھا گیا ہے۔ کراچی کرچی کرچی ہے۔ پانی نایاب ہے۔ سڑکیں بدحال ہیں۔ وفاق کو 28 ویں ترمیم کرنی چاہئے۔ ورنہ پرویز مشرف بلدیاتی نظام کی توثیق کرکے ملک بھر میں نظام نافذ کیا جائے۔ پورا پاکستان ترقی کرے گا عوامی شرکت اقتدار کا نظام سٹی گورنمنٹ نظام تھا جہاں سی سی بی (Citizen Community Board) تھے جہاں عوام اپنی زمین دے کر کمیونٹی ہال اور سڑکوں سمیت اپنے علاقے کے مسائل حل کرتے تھے۔ سیوریج لائنیں خود ڈالوائیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ عوام کو انکا حق انکی دہلیز پر ملے۔ عوام کی اقتدار میں شراکت داری ہو۔ اس نظام میں اگر کچھ خرابیاں تھیں تو درست کی جاسکتی ہیں۔ ہم خدمت اور ملک کی ترقی کے لئے وفاق، صوبہ اور لوکل گورنمنٹ کو تھری پلرز بنا کر ترقی کی تمام کاوشیں کرسکتے ہیں۔ میں نے اپنے گورنری کے دور میں پلر کا کردار ادا کیا۔ 2010 میں کراچی بین الاقوامی شہر اور ترقی یافتہ شہر تھا۔ جہاں نمائندے کہتے تھے کہیں کام رہ گیا ہے تو بتائیں۔ آج وہ شہر کھنڈرات میں بدل گیا ہے۔ پاکستان کا ہر شہر ہر دیہات، گاؤں ترقی کے لئے حکمرانوں کی گڈ گورننس کا منتظر ہے۔ یہ تاثر کہ جمہوری حکومتیں عوام کو ریلیف نہیں دیتیں آمرانہ دور میں بلدیاتی نظام کامیاب ہوتا ہے اسے وفاق ترمیم کرکے جمہوری حکومتوں کے لئے مثال بنائے۔ پاکستان کی تمام اکائیوں کو حضور اکرم ﷺ کے آخری خطبے کے مطابق کہ کالے کو گورے پر گورے کو کالے پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔ ایک لڑی میں پرونے کا کام ہم کر رہے ہیں۔ میری پہچان پاکستان ایک سوچ اور وطن پرستی کا جنون ہے جو کامیابی کی کنجی ہے۔ اپنے ملک پر فخر کریں یہ دنیا میں اہم ترین اسلامی ملک ہے ہمیں آزاد اور زندہ قوم بن کر ملک کی بنیادوں کو مضبوط تر کرنا ہے۔ اپنی افواج کے شانہ بشانہ چل کر ہر ملک دشمن فتنے کے خلاف ہراول دستہ بن کر ملک کا نام روشن کرنا ہے۔ انہوں نے ہدایت کی کہ مرکزی کمیٹی آن لائن ہر شہر اور دیہات، قصبے میں اجلاس منعقد کریں۔ ہم عوام کی آواز بنیں اور پاکستان کی ترقی کے لئے کلیدی کردار ادا کریں۔

سانحہ گل پلازہ: بورڈ آف ریونیو سندھ نے تفصیلی جواب جمع کرادیا

بورڈ آف ریونیو سندھ نے اراضی کے ریکارڈ اور ملکیتی حیثیت سے متعلق تفصیلی جواب جمع کرا دیا۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو نے کہا کہ ڈسٹرکٹ رجسٹرار کراچی، ڈپٹی ڈائریکٹر لینڈز کے ایم سی اور مختیار کار صدر سے حاصل شدہ ریکارڈ کی بنیاد پر مرتب کیا گیا، مذکورہ پلاٹ اصل میں صوبائی حکومت کی ملکیت ہے، بلدیہ عظمیٰ کو اس اراضی پر محدود انتظامی و مالی اختیارات حاصل تھے۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کے مطابق گل پلازہ کی اراضی تقریباً 8128 مربع گز پر مشتمل ہے، ریکارڈ میں گل پلازہ کا پلاٹ نمبر 32، PR-1 کے طور پر درج ہے۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو نے کہا کہ گل پلازہ کی اراضی ابتدا میں کراچی میونسپلٹی کی ملکیت کے طور پر ریکارڈ میں شامل تھی، 1873 میں بمبئی حکومت کے ریونیو ڈیپارٹمنٹ کی قرارداد نمبر 6072 کے تحت کراچی میونسپلٹی کو منتقل کی گئی تھی۔ 1936 میں معاہدے کے تحت اراضی کو ایسٹ انڈیا ٹرام وے کمپنی لمیٹڈ کو 99 سالہ لیز پر دیا گیا تھا، معاہدے کے مطابق اسکا اطلاق 9 جولائی 1884 سے ظاہر کیا گیا ہے، کراچی میونسپلٹی اور ایسٹ انڈیا ٹرام وے کمپنی کے درمیان 1936 کے معاہدہ کے علاوہ کوئی معاہدہ ریکارڈ میں نہیں ہے۔ سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو کے مطابق معاہدہ ٹرام ویز ایکٹ 1886 یا کسی اور قانون کے تحت منظوری یا توثیق شدہ ہونے کا کوئی ریکارڈ نہیں ملا، سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو۔ دستیاب ریکارڈ کے مطابق معاہدے کا اطلاق ٹرام ویز ایکٹ 1886 سے پہلے کا ہے۔ 1950 میں اراضی نجی افراد کے نام منتقل ہوئی، 1950 کی دستاویز کے مطابق ایسٹ انڈیا ٹرام وے کمپنی برطانوی قوانین کے تحت لندن میں رجسٹرڈ تھی، 1976 میں تمام حصص انور علی کے نام منتقل ہوئے، 1983 میں مذکورہ پلاٹ میسرز جیکا لمیٹڈ نے خریدا۔ سٹی آف کراچی میونسپل ایکٹ 1933 میں ٹرام وے سے متعلق قوانین کو تحفظ حاصل تھا، مذکورہ زمین کی ملکیتی حیثیت صوبائی حکومت کے پاس ہے، میونسپلٹی کو صرف لیز دینے اور محصولات وصول کرنے جیسے محدود اختیارات حاصل تھے۔ کے ایم سی کے ملکیتی دعوے کی تصدیق یا تردید کا کوئی ریکارڈ دستیاب نہیں ہے، اراضی ابتدائی طور پر 1873 کی قرارداد کے تحت دی گئی، بعدازاں بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ 1879 اور دیگر قوانین کے تحت اس طرح کی لیز کو ریگولیٹ کیا جاتا رہا، گل پلازہ کی زمین کے استعمال کے حوالے سے اصل شرائط کی تعمیل کا کوئی آڈٹ یا جائزہ ریکارڈ پر موجود نہیں۔

چوہدری شافع حسین کی زیر صدارت پنجاب اسمال انڈسٹریز کارپوریشن کا اجلاس، 12 نکاتی ایجنڈے پر غور

صوبائی وزیر صنعت و تجارت چوہدری شافع حسین کی زیر صدارت پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کا 134 واں بورڈ اجلاس منعقد ہوا۔ پسک ہاؤس میں منعقدہ اجلاس میں 12 نکاتی ایجنڈے پر غور کیا گیا۔ صنعت کاری کے عمل کو تیز کرنے، سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی سو فیصد کالونائزیشن اور پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی کارکردگی بڑھانے کیلئے متعدد اہم فیصلے کیے گئے۔ بورڈ نے پسک اسٹیٹ ڈویلپمنٹ، مینجمنٹ اور نا قابل انتقال پراپرٹی رولز 2026 کی منظوری دی، ان مجوزہ رولز کی حتمی منظوری پنجاب کابینہ سے لی جائے گی۔ پسک بورڈ اجلاس میں سمال انڈسٹریل اسٹیٹس خانیوال، میاں چنوں اور ساہیوال کے بورڈز آف مینجمنٹ کی تشکیل کی منظوری دی گئی۔ اوکاڑہ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، ساہیوال، حافظ آباد اور پاکپتن میں نئی سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے قیام کے لئے نیڈ اسیسمنٹ اسٹڈی کی منظوری دی گئی۔ پنجاب کی 23 سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی اپ گریڈیشن کا لائحہ عمل بھی منظور کیا گیا۔ اس سکیم کے تحت 27. ارب روپے کی لاگت سے سمال انڈسٹریل اسٹیٹس میں عدم دستیاب سہولتوں کی فراہمی یقینی بنائی جائے گی۔ بورڈ اجلاس میں قائد آباد سمال انڈسٹریل اسٹیٹ کے قیام کیلئے سول ورکس شروع کرنے کی غرض سے کنٹریکٹر کی ہائرنگ کی بھی منظوری دی گئی۔ سمال انڈسٹریل اسٹیٹ 2 اور ایکسپورٹ پروسیسنگ زون سیالکوٹ میں کینسل پلاٹوں کا معاملہ سیالکوٹ چیمبر کے ساتھ مل کر حل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ بورڈ نے انڈسٹریل اسٹیٹس کے ریگولیشنز کو بہتر کرنے کیلئے پسک بائی لاز میں بعض ترامیم کی منظوری دی۔ پسک بورڈ نے ادارے کے بعض انتظامی اور مالیاتی امور کی بھی منظوری دی۔ دستکاری کے فن کی ترویج کیلئے ہینڈی کرافٹس شاپس کی اپ گریڈیشن کرنے اور لاہور میں مناسب جگہ پر ہینڈی کرافٹس بازار کے قیام کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ہیڈ آفس میں ایویلیوایشن اور مانیٹرنگ یونٹ کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ تمام سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کا ٹوپوگرافک سروے کرانے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس کے دوران مختلف سمال انڈسٹریل اسٹیٹس میں کینسل پلاٹوں کے حوالے سے قائم کی گئی کمیٹی کی رپورٹ کا بھی جائزہ لیا گیا۔ کینسل پلاٹوں کی بحالی کے حوالے سے مختلف آپشنز کا جائزہ لیا گیا۔ صوبائی وزیر صنعت و تجارت چوہدری شافع حسین نے اس موقع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کے حوالے سے رولز کی منظوری مستحسن اقدام ہے جس سے بننے والی سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کو قانونی تحفظ ملے گا، پنجاب کی 23 سمال انڈسٹریل اسٹیٹس کی اپ گریڈیشن کا بڑا پروگرام جلد شروع کیا جا رہا ہے، اس سکیم کے تحت 2.7 ارب روپے کی لاگت سے سمال انڈسٹریل اسٹیٹس میں عدم دستیاب صنعتی سہولیات کو یقینی بنایا جائے گا۔ صوبائی وزیر نے اس پروگرام پر عملدرآمد کے حوالے سے مؤثر مانیٹرنگ کی ہدایت کی۔ چوہدری شافع حسین نے کہا کہ دستکاری کے فن کی ترویج اور دستکاروں کی حوصلہ افزائی کیلئے 2 نئی سکیمیں شروع کی جا رہی ہیں، ان سکیموں کے تحت دستکاروں کو 5 لاکھ روپے تک کا بلا سود قرض ملے گا۔ صوبائی وزیر صنعت و تجارت نے ہدایت کی کہ انڈسٹریل اسٹیٹس میں تحفظ ماحولیات کے اقدامات کے حوالے سے عالمی بینک کے تعاون کے حصول کا جائزہ لیا جائے۔ پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ریجنل ڈائریکٹرز باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹس کے دورے کریں اور مقامی چیمبرز سے رابطے میں رہیں۔ انڈسٹریل اسٹیٹس میں ترقیاتی کاموں کے حوالے سے بورڈز آف مینجمنٹ سے مشاورت کی جائے۔ مینجنگ ڈائریکٹر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن مبین الٰہی نے ایجنڈا آئٹمز کے حوالے سے بریفنگ دی۔ جبکہ سیکرٹری انڈسٹریز عمر مسعود، پسک کے ڈائریکٹرز اور بورڈ ممبران نے اجلاس میں شرکت کی۔

پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی اور پولینڈ کی یونیورسٹی آف لوڈز کا آرٹ تھراپی پراجیکٹ شروع کرنے پر اتفاق

پولینڈ کی یونیورسٹی آف لوڈز کی ڈاکٹر ماریہ الینورا کی ویمن پروٹیکشن اتھارٹی کے ہیڈ آفس آمد، حنا پرویز بٹ سے خصوصی ملاقات

پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی کے ہیڈ آفس لاہور میں چیئرپرسن پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی حنا پرویز بٹ سے پولینڈ کی یونیورسٹی آف لوڈز کی ڈاکٹر ماریہ الینورا نے خصوصی ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران خواتین کے تحفظ، بحالی اور بالخصوص گھریلو تشدد سے متاثرہ خواتین کی ذہنی، نفسیاتی اور جذباتی بحالی کے امور پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر گھریلو تشدد سے متاثرہ خواتین کے لیے مشترکہ آرٹ تھراپی پراجیکٹ شروع کرنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔ مجوزہ پراجیکٹ کے تحت متاثرہ خواتین کو رنگوں، علامتوں، مصوری اور تخلیقی اظہار کے ذریعے اپنے صدمے کو مثبت انداز میں بیان کرنے، ذہنی دباؤ کم کرنے، اندرونی استحکام پیدا کرنے اور امید و اعتماد کے ساتھ زندگی کی طرف واپس آنے میں مدد دی جائے گی۔ چیئرپرسن پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی حنا پرویز بٹ نے کہا کہ آرٹ تھراپی متاثرہ خواتین کو خاموش صدمے سے امید اور اعتماد کی طرف لانے کا ایک موثر ذریعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی بحالی صرف قانونی مدد تک محدود نہیں ہونی چاہیے بلکہ نفسیاتی اور جذباتی بحالی بھی اتنی ہی ضروری ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ رنگ، علامتوں اور تخلیقی اظہار کے ذریعے متاثرہ خواتین کی ذہنی بحالی اور اندرونی استحکام ممکن بنایا جا سکتا ہے۔ حنا پرویز بٹ نے مزید کہا کہ مقامی ثقافت، روایتی رنگوں اور علامتوں کو شامل کر کے بحالی کے عمل کو زیادہ مؤثر بنایا جا سکتا ہے، جبکہ ایسے بین الاقوامی علمی و تخلیقی اشتراکات تحفظِ خواتین کے نظام کو مزید مضبوط بناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف کے وژن کے تحت خواتین کی باوقار بحالی اور خود اعتمادی کی بحالی پر بھی خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ ملاقات کے دوران ڈاکٹر ماریہ الینورا نے وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز شریف اور حنا پرویز بٹ کی جانب سے خواتین کے تحفظ اور بحالی کے لیے کیے گئے اقدامات کو سراہا۔ ملاقات کے اختتام پر دونوں جانب سے اس امر پر اتفاق کیا گیا کہ خواتین کو محفوظ، بااعتماد اور باوقار زندگی کی طرف لانے کے لیے ایسے مشترکہ اقدامات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ حنا پرویز بٹ نے کہا کہ خواتین کے لیے محفوظ پنجاب محض ایک نعرہ نہیں بلکہ حکومت پنجاب کا عملی عزم ہے، اور پنجاب ویمن پروٹیکشن اتھارٹی اسی وژن کے تحت خواتین کے تحفظ، بحالی اور بااختیار بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے رکن صوبائی اسمبلی شیخ زرک خان مندوخیل نے وفاقی سطح پر رابطہ کاری کے تسلسل کو مزید مضبوط بناتے ہوئے پارٹی کے رکنِ قومی اسمبلی اور وفاقی وزیرِ تجارت میر جام کمال سے ملاقات کی یہ ملاقات بلوچستان کے تاجروں کو درپیش چیلنجز کے حل اور صوبے کے کاروباری ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کی گئی، جس میں دونوں رہنماؤں نے جامع اور کھلے دل سے تبادلہ خیال کیا۔ ملاقات کے دوران کوئٹہ سمیت پورے بلوچستان کے تاجروں کی مشکلات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ تاجر برادری کو درپیش مسائل جیسے ٹیکس کے معاملات، لاجسٹکس کی سہولیات، سیکورٹی چیلنجز، درآمد و برآمد کے مسائل اور مقامی صنعتوں کو فروغ دینے کے حوالے سے اہم تجاویز پیش کی گئیں وفاقی وزیرِ تجارت میر جام کمال نے صوبائی رکنِ اسمبلی شیخ زرک خان مندوخیل کی تجاویز پر مکمل توجہ دی اور یقین دلایا کہ وفاقی حکومت بلوچستان کے کاروباری ماحول کو مزید آسان اور پرکشش بنانے کے لیے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گی۔ دونوں رہنماؤں نے باہمی مشاورت کے بعد اس بات پر مکمل اتفاق کیا کہ

وفاقی حکومت بلوچستان کے کاروباری ماحول کو مزید آسان اور پرکشش بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائے گی، وفاقی وزیر جام کمال خان

کاروباری برادری کے لیے آسانیاں پیدا کرنا موجودہ دور کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف صوبے کی معیشت کے پہیے کو تیز رفتار دیا جا سکے گا بلکہ سرمایہ کاری بھی بڑھے گی اور نوجوانوں کو روزگار کے نئے مواقع میسر آئیں گے۔ میر جام کمال نے کہا، بلوچستان پاکستان کا اہم ترین صوبہ ہے۔ یہاں کے تاجروں کی ترقی دراصل پورے ملک کی معاشی ترقی ہے۔ ہم وفاقی سطح پر تمام سہولیات کو یقینی بنائیں گے۔ شیخ زرک خان مندوخیل نے ملاقات کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملاقات ایک مثبت پیش رفت کی عکاس ہے انہوں نے امید ظاہر کی کہ اس نشست کے نتیجے میں جلد ہی بلوچستان کے تاجروں کے لیے نمایاں سہولیات کا اعلان کیا جائے گا۔ ''کاروباری اعتماد کو نئی جلا بخشنا ہماری ترجیح ہے۔ ان شاء اللہ، یہ اقدامات نہ صرف صوبے کی معاشی ترقی میں سنگِ میل ثابت ہوں گے بلکہ بلوچستان کو ایک سرمایہ کاری کے پرکشش مرکز کے طور پر بھی اجاگر کریں گے انہوں نے کہا۔ یہ ملاقات مسلم لیگ (ن) کی صوبائی اور وفاقی قیادت کے درمیان ہم آہنگی کی ایک شاندار مثال بھی ہے۔ گزشتہ چند ماہ سے شیخ زرک خان مندوخیل بلوچستان کے تاجروں کے مسائل کو قومی سطح پر اٹھا رہے ہیں اور اب وفاقی وزیرِ تجارت کے ساتھ یہ براہِ راست رابطہ صوبے کے لیے ایک بڑی کامیابی سمجھا جا رہا ہے۔ تاجر برادری نے اس پیش رفت پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ کوئٹہ چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے نمائندوں کا کہنا ہے کہ اگر وفاقی حکومت نے ان وعدوں کو عملی جامہ پہنایا تو صوبے میں نئی سرمایہ کاری کا دور شروع ہو جائے گا۔ NCCIA اور مقامی انتظامیہ طرح اب کاروباری حلقے بھی اس ملاقات کے مثبت نتائج کا انتظار کر رہے ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ جلد ہی ایک جامع پیکج کا اعلان کیا جائے گا جس میں ٹیکس چھوٹ، جدید لاجسٹکس سہولیات اور سیکورٹی کے نئے اقدامات شامل ہوں گے۔

حکومت نے صوبے میں کم و پیش تین ہزار دو سو غیر فعال اسکولوں کو مکمل طور پر فعال کیا ہے، صوبائی وزیر خزانہ

صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی نے کہا ہے کہ بلوچستان کی پائیدار ترقی، معاشی استحکام اور سماجی بہتری کا انحصار معیاری تعلیم کے فروغ پر ہے اور موجودہ صوبائی حکومت تعلیم کے شعبے کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کے لیے سنجیدہ اور عملی اقدامات کر رہی ہے۔ ہماری حکومت نے صوبے میں کم و پیش تین ہزار دو سو غیر فعال سکولوں کو مکمل طور پر فعال کیا انہوں نے کہا کہ تعلیم کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد ہوتی ہے اور اگر نوجوان نسل کو بہتر اور معیاری تعلیمی مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ نہ صرف اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکتی ہے بلکہ ملک و قوم کی ترقی میں بھی موثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان حکومت صوبے کے تعلیمی نظام کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ بنانے، تعلیمی اداروں کی کارکردگی بہتر بنانے اور طلبہ کو سازگار تعلیمی ماحول فراہم کرنے کے لیے متعدد اصلاحات متعارف کروا رہی ہے۔ صوبائی وزیر خزانہ نے کہا کہ حکومت کی کوشش ہے کہ صوبے کے تمام اضلاع، بالخصوص دور دراز اور پسماندہ علاقوں میں تعلیم کی سہولیات کو مزید بہتر بنایا جائے تاکہ وہاں کے طلبہ بھی معیاری تعلیم کے مواقع سے بھرپور فائدہ اٹھا سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اسکولوں اور کالجوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی، اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے اور تعلیمی معیار کو بلند کرنے کے لیے بجٹ میں تعلیم کے شعبے کو خصوصی اہمیت دی جا رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ تعلیمی اداروں میں جدید تدریسی طریقوں، ٹیکنالوجی کے استعمال اور اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت پر بھی توجہ دی جا رہی ہے تاکہ طلبہ کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق تعلیم فراہم کی جا سکے۔

ٹیکس نیٹ کو وسعت دینا ہوگی، جدید ٹیکنالوجی کا موثر استعمال یقینی بنایا جائے، ریونیو اتھارٹی عملے کی پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے کے لیے جدید تربیت فراہم، ادارے کی فعالیت کو بہتر بنانے جاری اقدامات اور کارکردگی سے متعلق تفصیلی بریفنگ دی، بریفنگ میں بتایا گیا کہ چالیس ارب روپے کے مقررہ سالانہ ہدف کا نصف حاصل کر لیا گیا ہے جبکہ مکمل اہداف کے حصول ہے جبکہ ترقیاتی وسائل محدود ہوتے جا رہے ہیں اس تناظر میں صوبے کے اپنے وسائل میں اضافہ ناگزیر ہو چکا ہے انہوں نے زور دیا کہ ریونیو بڑھانا وقت کی اہم ضرورت ہے اور اس کے لیے

بلوچستان کے غیر ترقیاتی اخراجات میں مسلسل اضافہ ترقیاتی وسائل سکڑ رہے ہے، وسائل میں اضافہ ناگزیر ہو چکا، وزیر اعلیٰ

کے لیے نجی شعبے کے ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں، میر سرفراز بگٹی وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی زیر صدارت بلوچستان ریونیو اتھارٹی کی ایڈوائزری کونسل کا تیسرا غیر معمولی اجلاس بدھ کے روز چیف منسٹر سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا جس میں صوبے میں ریونیو کے نظام کو مزید موثر، شفاف اور جدید خطوط پر استوار کرنے کے لیے اور مقررہ اہداف کے حصول کے لئے اہم فیصلے کیے گئے اجلاس میں آڈٹ رولز، ڈیجیٹلائزیشن اور مختلف اصلاحاتی اقدامات کی باقاعدہ منظوری دی گئی اس موقع پر چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان نے اجلاس کو ریونیو اہداف کے حصول، کیلئے تگ و دو جاری ہے وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے مقررہ ریونیو اہداف کے حصول کو یقینی بنانے کیلئے فیلڈ آپریشنز کو موثر اور متحرک بنانے کی ہدایت کی وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بلوچستان کے غیر ترقیاتی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ٹیکس نیٹ کو وسعت دینا ہوگی انہوں نے ہدایت کی کہ جدید ٹیکنالوجی کا موثر استعمال یقینی بنایا جائے تاکہ ٹیکس وصولی کے نظام کو شفاف اور خودکار بنایا جا سکے وزیر اعلیٰ نے ہدایت کی کہ بلوچستان ریونیو اتھارٹی کے عملے کی پیشہ ورانہ استعداد بڑھانے کے لیے جدید تربیت فراہم کرنے اور ادارے کی فعالیت کو بہتر بنانے کے لیے نجی شعبے کے ماہرین کی خدمات حاصل کی جائیں تاکہ ریونیو اتھارٹی کی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہو، اجلاس میں ریونیو کے نظام کو مزید موثر بنانے اور صوبے کی مالی خودمختاری کو مضبوط کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا ایڈوائزری کونسل کے اجلاس میں صوبائی وزیر خزانہ میر شعیب نوشیروانی، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، چیئرمین بلوچستان ریونیو اتھارٹی عبداللہ خان، پرنسپل سیکرٹری عمران زرکون، سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن سید ظفر بخاری سمیت متعلقہ اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

پشاور، پرائیویٹ ایجوکیشن کونسل کا کلسٹر سسٹم کی حمایت کا اعلان

نئے کلسٹر امتحانی نظام کے تحت غریب اور امیر کے بچے ایک چھت کے نیچے بیٹھ کر اب امتحان دیں گے، نظر حسین

یونائیٹڈ فرنٹ ایسوسی ایشن اف ایجوکیشن اور این ای سی، پی ایس اے، ای ائی او، پیا، اپسیما ایسوسیئشن پر مشتمل متحدہ الائنس اور پرائیویٹ ایجوکیشن کونسل نے خیبر پختون خوا حکومت کی جانب سے تعلیمی نظام کی بہتری کے لیے نافذ کیے گئے نئے اور شفاف کلسٹر امتحانی نظام کی مکمل حمایت کا اعلان کیا ہے پشاور پریس کلب میں پرائیویٹ ایجوکیشن کونسل کے سربراہ نظرحسین نے کونسل کے دیگر اراکین جن میں چیئرمین فضل حسین گل نبی موسی زئی اور دیگر ارکان شامل تھے کہ ہمراہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی محکمہ تعلیم اور بورڈ انتظامیہ کی جانب سے اٹھائے گئے اصلاحی اقدامات کی، پرائیویٹ ایجوکیشن سیکٹر کی، یونائٹڈ فرینڈ مکمل حمایت کا اعلان کرتی ہے انہوں نے کہا کہ اج ہمارے ملک میں طلبا کو نمبروں کی دوڑ کی شاہراہ پر ڈال کر انہیں حرص ولالچ کا درس دیا جارہا تھا نقل و ناجائز ذرائع کی وجہ سے ملک میں نااہل ڈاکٹر، نااہل وکیل، نااہل انجینئر اور نااہل اساتذہ کی کھیپ تیار ہورہی تھی لیکن صوبائی حکومت نے محکمہ تعلیم کی مدد سے امتحانات کے لیے جو شفاف کلسٹر امتحانی سسٹم متعارف کرایا ہے وہ قابل تحسین ہے انہوں نے کہا کہ اس نظام کے تحت پرائیویٹ اور سرکاری سکولوں کے بچے ایک چھت کے نیچے بغیر سفارش اور بغیر کسی مداخلت کے امتحان دیں گے اور اس نظام نے غریب اور امیر کا فرق بھی ختم کردیا ہے اور اس میں ہر ایک طالب علم کی قابلیت واضح ہوگی کیونکہ اس نئے نظام کے بعد سفارش، نقل، امتحانی ہالوں میں مداخلت کے راستے مکمل طور پر بند کر دیے ہیں۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ماہر تعلیم اور پرائیویٹ ایجوکیشن کونسل کے سربراہ نظرحسین نے کہا کہ ہم نے 25 سال قبل اس شفاف تعلیمی امتحان کے نظام کے لیے سپریم کورٹ، حکومتوں، اور صوبائی اسمبلی کے اسپیکرز کو بھی کئی لیٹرز لکھے تھے لیکن یہ کلسٹر شفاف نظام ہماری تجاویز کے مطابق 25 سال بعد نافذ کیا گیا۔ انہوں نے طلبا کے والدین سے درخواست کی کہ وہ اس نئے شفاف امتحانی نظام کی حمایت کریں کیونکہ طلبا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانا تکلیف دہ مراحلہ تو ہو گا لیکن اس شفاف نظام کے لیے انہیں قربانی دینی ہوگی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے پرائیویٹ ایجوکیشن کونسل کے چیئرمین گل نبی موسی زئی نے کہا کہ پشاور بورڈ میں موجود کچھ افراد کی خواہش ہے کہ وہ اس نئے نظام کو ناکام بنائیں جس کے لیے ہماری بورڈ کے اعلی حکام سے درخواست ہے کہ ان کو اس اقدام سے دور رکھا جائے۔ انہوں نے اساتذہ سے بھی درخواست کی اور تمام ایجوکیشن انسٹیٹیوشنز سے بھی کہ وہ قوم کے بہتر معماروں کے لیے اس نظام کو کامیابی میں اپنا کردار ادا کریں۔

آئی جی خیبر پختونخوا کا دورہ نوشہرہ، عوامی فلاحی منصوبوں کا افتتاح، پولیس فورس کی کارکردگی کا جائزہ لیا

سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت جدید ہائی ریزولوشن کیمروں کی مدد سے شہر کو محفوظ بنایا جائیگا، ذوالفقار حمید

انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا، ذوالفقار حمید نے ضلع نوشہرہ کا ایک اہم اور مختصر دورہ کیا۔ دورے کا مقصد عوامی فلاحی منصوبوں کا افتتاح، پولیس فورس کی کارکردگی، عوامی خدمت کے معیار اور جاری ترقیاتی منصوبوں کا جائزہ لینا تھا۔ تھانہ پبی آمد پر ریجنل پولیس آفیسر مردان ربنواز خان، ضلعی پولیس سربراہ نوشہرہ احمد شاہ اور دیگر سینئر افسران نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس موقع پر رکن صوبائی اسمبلی اشفاق احمد خان بھی موجود تھے۔ نوشہرہ پولیس کے چاک وچوبند دستے نے آئی جی پی کو سلامی پیش کی۔ آئی جی پی نے دورے کے دوران تھانہ پبی میں جدید سہولیات سے آراستہ، نوتعمیر شدہ تحصیل پبی پولیس سہولت مرکز کا باقاعدہ نقاب کشائی کرکے افتتاح کیا۔ افتتاح کے بعد آئی جی پی نے پولیس سہولت مرکز کے مختلف شعبہ جات کا تفصیلی معائنہ کیا اور عمارت کی جدید تزئین و آرائش اور عوام کے لیے فراہم کردہ سہولیات کو قابل تحسین قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک موثر اور فعال سہولت مرکز نہ صرف عوامی خدمت میں بہتری لاتا ہے بلکہ پولیس پر عوام کے اعتماد کو بھی مضبوط بناتا ہے۔ انہوں نے وہاں تعینات افسران و اہلکاروں سے ملاقات کی اوران کے مسائل، پیشہ ورانہ امور اور عوامی خدمت سے متعلق گفتگو بھی کی۔ آئی جی پی نے ڈی آر سی پبی کا بھی دورہ کیا اور ممبران سے ملاقات کی۔ انہوں نے عوامی تنازعات کے بلا معاوضہ، بروقت حل میں ڈی آر سیز کے کردار کو سراہا اور امید ظاہر کی کہ ممبران اسی لگن سے عوام کی خدمت میں مصروف رہیں گے۔ بعد ازاں آئی جی پی پولیس لائن نوشہرہ گئے جہاں انہوں نے نوشہرہ سیف سٹی پراجیکٹ کے تحت محفوظ نوشہرہ کنٹرول روم کا سنگ بنیاد رکھا اور سائٹ کا معائنہ بھی کیا۔ ضلعی پولیس سربراہ نوشہرہ نے انکو بریفنگ دی۔ آئی جی پی نے کہا کہ نوشہرہ سیف سٹی پراجیکٹ خیبر پختونخوا پولیس کی تاریخ میں ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ منصوبہ محض ایک پراجیکٹ نہیں بلکہ نوشہرہ کے شہریوں کے لیے امن، تحفظ اور جدید طرز زندگی کی ضمانت ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جدید کمانڈ اینڈ کنٹرول سینٹر کے قیام سے پورے شہر کی موثر نگرانی ممکن ہوگی، جبکہ شہر بھر میں جدید ہائی ریزولیوشن کیمرے نصب کیے جائیں گے جو دن اور رات کے اوقات میں سرگرمیوں کو باریک بینی سے ریکارڈ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ نظام شہر کی سیکیورٹی کو مزید موثر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ علاوہ ازیں آئی جی خیبر پختونخواہ پولیس ذوالفقار حمید نے ایک اعلی سطحی اجلاس کی صدارت کی۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ خیبر پختونخوا پولیس نے دہشت گردی جیسے سنگین چیلنجز کا کئی دہائیوں تک بہادری سے مقابلہ کیا ہے اور بطور فرنٹ لائن فورس ہمیشہ اپنی ذمہ داریاں احسن انداز میں نبھائی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ حکومت کی جانب سے پولیس فورس کی فلاح و بہبود اور تھانوں کے انفراسٹرکچر کی بہتری پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے۔ جدید سہولیات کی فراہمی، تربیت کے معیار میں بہتری اور ویلفیئر اقدامات سے فورس کا مورال بلند ہوا ہے۔ صوبائی پولیس سربراہ کا کہنا تھا کہ خیبر پختونخوا پولیس کا ہدف ایک محفوظ، پرامن اور خوشحال معاشرے کا قیام ہے، جس کے لیے فورس کے جوان دن رات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ انسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخواہ بعد ازاں ضلع مردان بھی گئے جہاں انہوں نے امن عامہ کے حوالے سے مردان ریجن کے ریجنل و ضلعی پولیس افسران کے اجلاس کی صدارت بھی کی۔ ریجنل پولیس آفیسر مردان ربنواز خان نے انکو مردان ریجن کی مجموعی صورتحال اور شدت پسندی کیخلاف اٹھائے گئے اقدامات کے حوالے سے بریفنگ دی۔ آئی جی پی نے اجلاس کے شرکا کو اشتہاری مجرمان کی گرفتاریوں میں تیزی لانے سمیت منشیات بالخصوص آئس نشے کیخلاف بھرپور اقدامات کرنے کے احکامات صادر کیے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوان نسل کو منشیات جیسی لعنت سے بچانے کیلئے خاطر خواہ اقدامات کئے جائیں۔ انہوں نے تمام ضلعی پولیس افسران کو ہدایت کی کہ تنازعات کے پرامن حل کیلئے ڈی آر سیز اور عوام کیساتھ رابطے کیلئے پبلک لائیزان کمیٹیوں کو مزید فعال بنایا جائے۔ صوبائی پولیس سربراہ نے شدت پسندی کے تدارک اور اسلحہ کلچر کی حوصلہ شکنی کیلئے بھی خصوصی مہمات کی ہدایت کی۔

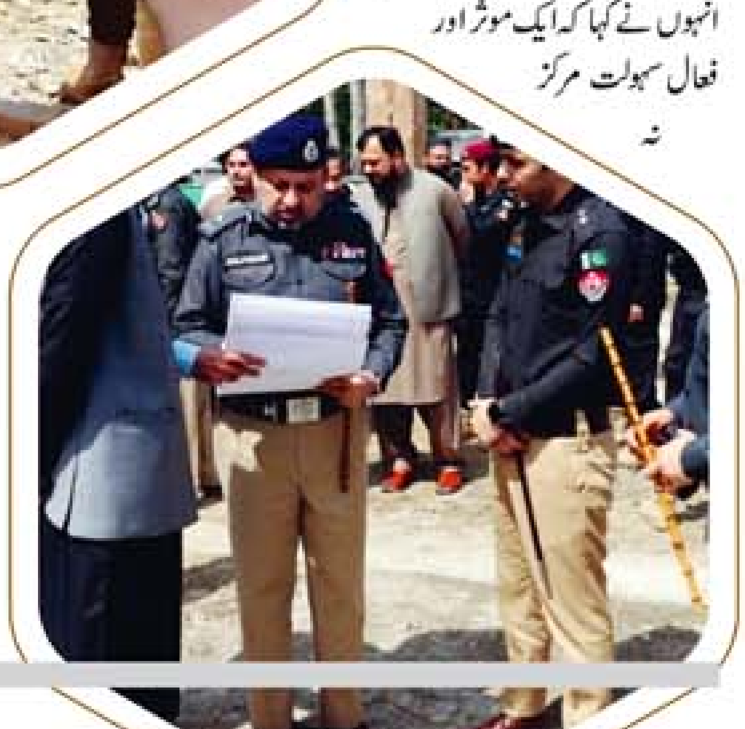

ماجد علی سید
خبر میں خبر

پاکستان کی سفارتی پیش قدمی: ثالثی یا نئی خارجہ پالیسی؟

پٹرولیم قیمتوں میں کمی: حقیقی ریلیف یا وقتی اقدام؟

کفایت شعاری مہم: بوجھ صرف عوام پر کیوں؟

ریاستی دعوے اور عوامی حقیقت: اصل امتحان کہاں ہے؟

پاکستان نے ایران اور امریکا کے درمیان کشیدگی کم کرنے اور مذاکرات کی راہ ہموار کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا ہے، اور اسلام آباد اس اہم سفارتی عمل کا مرکز بن کر ابھرا ہے۔ وزیراعظم شہباز شریف کے مطابق دونوں ممالک پاکستان کی تجویز پر بات چیت کے لیے آمادہ ہوئے، جبکہ اس پیش رفت میں فیلڈ مارشل عاصم منیر اور ان کی ٹیم کی کاوشوں کو بھی سراہا گیا ہے۔

قارئین کے لئے یہ خبر محض ایک سفارتی پیش رفت نہیں بلکہ پاکستان کے لیے ایک نیا امتحان بھی ہے۔ ماضی میں ہم نے کئی بار عالمی معاملات میں "اہم کردار" ادا کرنے کا دعویٰ سنا، مگر اس بار فرق یہ ہے کہ بیانیہ زیادہ مربوط اور پُراعتماد نظر آتا ہے۔

وزیراعظم شہباز شریف کی قیادت میں یہ تاثر ابھر رہا ہے کہ پاکستان صرف ردعمل دینے والی ریاست نہیں بلکہ پیش قدمی کرنے والا فریق بننے کی کوشش کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ فیلڈ مارشل عاصم منیر کا ذکر اس حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ ملک کی خارجہ اور سیکیورٹی پالیسی ایک مشترکہ حکمت عملی کے تحت آگے بڑھ رہی ہے۔

لیکن اصل سوال یہاں بھی وہی ہے جو ہر بڑی کامیابی کے ساتھ جڑا ہوتا ہے، کیا یہ لمحاتی سفارتی کامیابی ہے یا مستقل پالیسی کا آغاز؟

کیونکہ ثالثی صرف ملاقات کروانے کا نام نہیں، بلکہ اعتماد برقرار رکھنے، غیر جانبداری ثابت کرنے اور نتیجہ خیز پیش رفت یقینی بنانے کا ایک طویل عمل ہے۔ اگر پاکستان اس میں کامیاب ہوتا ہے تو یہ نہ صرف خطے بلکہ عالمی سطح پر اس کی ساکھ کو نئی بلندی دے سکتا ہے۔ ہم عالمی طاقتوں کو ایک میز پر بٹھانے کی صلاحیت رکھتے ہیں، مگر اپنے سیاسی مخالفین کو ایک کمرے میں بٹھانا اب بھی مشکل کام لگتا ہے۔

خبر ہے کہ وزیراعظم شہباز شریف نے پٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں کمی کا اعلان کرتے ہوئے ڈیزل 135 روپے اور پٹرول 12 روپے فی لیٹر سستا کر دیا ہے، جس کے بعد نئی قیمتیں نمایاں حد تک کم ہوگئی ہیں۔ وزیراعظم کا کہنا ہے کہ عالمی منڈی میں کمی کا فائدہ فوری طور پر عوام تک منتقل کیا گیا ہے۔

یہ خبر براہِ راست عوام کے معاشی مسائل سے جڑی ہے اور اسی لیے سب سے زیادہ اہم بھی محسوس ہوتی ہے۔ خاص طور پر ڈیزل کی قیمت میں بڑی کمی ایک خوش آئند پیش رفت ہے، کیونکہ اس کا اثر زراعت سے لے کر ٹرانسپورٹ اور اشیائے ضروریہ تک جاتا ہے۔

حکومت کا یہ قدم قابلِ تعریف ہے کہ اس نے عالمی کمی کو عوام تک منتقل کیا، مگر یہاں سوال اٹھتا ہے کیا یہ ریلیف ایک مستقل معاشی حکمت عملی کا حصہ ہے یا وقتی دباؤ کا نتیجہ؟

ماضی کا تجربہ کچھ زیادہ حوصلہ افزا نہیں رہا۔ قیمتیں بڑھانے میں تاخیر نہیں ہوتی، مگر کم کرنے میں اکثر "حساب کتاب" لمبا ہو جاتا ہے۔ اگر اس بار واقعی نیت یہ ہے کہ عوام کو ریلیف دیا جائے تو اس کے اثرات ٹرانسپورٹ کرایوں اور روزمرہ اشیاء ▯ کی قیمتوں میں بھی نظر آنے چاہئیں۔

ورنہ یہ کمی صرف پٹرول پمپ کی سکرین تک محدود رہ جائے گی اور عوام پھر وہی پرانا سوال پوچھیں گے، "ہمیں اصل فائدہ کب ملے گا؟"

خبر ہے کہ سندھ حکومت نے کفایت شعاری مہم کے تحت کاروباری مراکز کے اوقات کار محدود کر دیے ہیں، جس کے مطابق بڑے شہروں میں رات 9 بجے اور دیگر اضلاع میں رات 8 بجے دکانیں بند کرنا لازم قرار دیا گیا ہے، تاکہ توانائی کی بچت اور اخراجات میں کمی ممکن ہو سکے۔

کفایت شعاری بلاشبہ ایک ضروری قدم ہے، خاص طور پر ایسے وقت میں جب ملک معاشی دباؤ کا شکار ہو۔ مگر مسئلہ نیت کا نہیں، اطلاق کا ہے۔

پاکستان میں کفایت شعاری اکثر ایک "یک طرفہ پالیسی" بن جاتی ہے، جس کا آغاز بھی عام آدمی سے ہوتا ہے اور اختتام بھی وہیں ہو جاتا ہے۔ دکانیں جلد بند کرنے کا فیصلہ بظاہر سادہ لگتا ہے، مگر اس کے اثرات بہت گہرے ہیں، خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جن کی روزی روٹی شام کے کاروبار سے جڑی ہوتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا ریاست خود بھی اسی جذبے سے کفایت شعاری کر رہی ہے؟ کیا سرکاری اخراجات، پروٹوکول اور مراعات میں بھی اسی طرح کمی آ رہی ہے؟

طنز یہاں خود پیدا ہو جاتا ہے، ہمیں کہا جاتا ہے بجلی بچائیں، مگر وہ نظام نہیں بدلا جاتا جو سب سے زیادہ بجلی "کھاتا" ہے۔

پاکستان بیک وقت عالمی سفارت کاری، معاشی ریلیف اور داخلی نظم و ضبط کے تین محاذوں پر کھڑا ہے۔ یہ ایک مثبت سمت بھی ہو سکتی ہے، اگر ان اقدامات میں تسلسل، ہم آہنگی اور نیت کی یکسانیت ہو، ورنہ یہی خبریں کل سوال بن کر ہمارے سامنے کھڑی ہوں گی۔

کیونکہ آخرکار، ریاست کی کامیابی کا معیار یہ نہیں کہ وہ کتنے بڑے دعوے کرتی ہے، بلکہ یہ ہے کہ اس کے فیصلوں کا اثر عام آدمی کی زندگی میں کتنا واضح اور دیرپا ہوتا ہے۔

"منظر پسِ منظر"

صبیحہ خان صبیحہ (کینیڈا)

حسین خوابوں کی سرزمین کینیڈا

خوبصورت موسموں جنگلوں کی سرزمین کینیڈا رقبے کے لحاظ سے دنیا کا دوسرا بڑا ملک ہے، مگر آبادی اس کی 38ملین 3 کروڑ 80لاکھ سے زیادہ ہے اونٹاریو کینیڈا کا سب سے زیادہ آبادی والا صوبہ ہے۔ کینیڈا کا ہر موسم اپنے اندر خوبصورتی دلکشی رکھتی ہے سمر کا موسم کینیڈا کو سرسبز اور پھولوں سے بھر دیتا ہے چیری بلاسم کے پھول درختوں کو ایک انوکھی خوبصورتی سے بھر دیتے ہیں تو فال سیزن جب درختوں کے رنگین پتے زمین پر بکھر کر ایک نرالا حسن بخش دیتے ہیں رنگ ہی رنگ بکھر جاتے ہیں سردی کے ساتھ پورا کینیڈا برف کی چادر اوڑھ لیتا ہے غرض یہاں کا ہر موسم اپنی الگ پہچان رکھتا ہے میپل کے پتوں کی سرزمین کینیڈا نہ صرف اپنے وسیع جنگلات اور رنگین خزاں کے لیے مشہور ہے بلکہ اپنی لاتعداد شاندار جھیلوں کے لیے بھی مشہور ہے۔ کینیڈا کی ہر جھیل ایک انوکھی خوبصورتی رکھتی ہے، جھیل نیاگرا فال قدرت کا عجوبہ ہے کہ اس کی خوبصورتی کو چار چاند لگانے میں انسان بھی پیش پیش رہا ہے۔ اسی کی ایک مثال رات کے وقت نیاگرا فالز پر پڑنے والی وہ روشنیاں ہیں جو نیاگرا فالز کو مزید خوبصورت بناتی ہیں۔ اس کا حسن سیاحوں کو مسحور کر دیتا ہے جیسے پہاڑوں اور جنگلوں کے درمیان چھپے ہوئے جواہرات، صاف آسمان کی عکاسی کرتے ہیں اور بے ساختہ بیابان میں جادوئی کہانیوں کو جنم دیتے ہیں کینیڈا میں سرفہرست خوبصورت جھیلوں کو دریافت کرنے کا سفر آپ کو دلکش مناظر کی طرف لے جائے گا جو آپ کے دل کو حیران کر دے گا، جہاں فطرت پانی کی سطح پر ہر ہوا کے جھونکے اور ہر لہر کے ساتھ کہانیاں سناتی دکھائی دیتی ہے۔ کینیڈا بلاشبہ اُن ممالک میں شمار ہوتا ہے جہاں نظام اپنی جگہ موجود ہے یہاں زندگی مشکلات سے خالی نہیں، مگر فرق یہ ہے کہ مشکلات کو نظرانداز نہیں کیا جاتا۔ مہنگائی ہو، موسم کی سختی ہو یا عالمی حالات کے اثرات حکومت نہ صرف ان مسائل کو تسلیم کرتی ہے بلکہ ان کے حل کے لیے عملی اقدامات بھی کرتی ہے۔ یہاں ایک اہم بات سمجھنے کی ہے کہ کینیڈا کوئی جادوئی دنیا نہیں جہاں قدم رکھتے ہی ہر خواب پورا ہو جائے۔ زندگی یہاں بھی محنت مانگتی ہے، وقت مانگتی ہے اور سب سے بڑھ کر صبر مانگتی ہے۔ نئے آنے والوں کی توقعات کچھ زیادہ ہی ہوتی ہیں دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں دنیا کے کسی بھی ملک میں جائیں ہر ملک کی الگ ترجہات ہوتی ہیں راتوں رات آپ کو ہر چیز حاصل نہیں ہوسکتی اس کے لئے آپ کو صبر تحمل سے پلاننگ کرنی ہوتی ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ نئے نئے کینیڈا آتے ہیں، وہ ایک غیر حقیقت پسندانہ توقع لے کر آتے ہیں کہ شاید چند مہینوں میں ہی سب کچھ بدل جائے گا بڑی نوکری، بڑا گھر، آسودہ زندگی جب ایسا فوری طور پر نہیں ہوتا تو مایوسی جنم لیتی ہے حقیقت اس کے برعکس ہے یہاں کامیابی ایک سفر ہے، منزل نہیں جو لوگ محنت، مستقل مزاجی اور قانون کی پابندی کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، وہی کامیاب ہوتے ہیں نظام پر اعتماد کیوں؟ کینیڈا کا سب سے بڑا مثبت پہلو یہ ہے کہ یہاں کا نظام قابلِ بھروسہ ہے اگر کوئی مسئلہ ہو تو اس کے حل کے لیے راستہ موجود ہوتا ہے ادارے کام کرتے ہیں، قوانین لاگو ہوتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ عام آدمی کو یہ احساس ہوتا ہے کہ وہ تنہا نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ مہنگائی یا دیگر مشکلات کے باوجود مطمئن دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ بہتری کی کوشش جاری ہےموسم اور زندگی کا توازن کینیڈا کی سردی دنیا بھر میں مشہور ہےکبھی کبھی درجہ حرارت منفی پچاس تک بھی جا پہنچتا ہے۔ مگر یہاں بھی نظام انسان کو سہارا دیتا ہے۔ گھروں کی ہیٹنگ، سڑکوں کی صفائی، اور روزمرہ زندگی کو جاری رکھنے کے انتظامات ایسے ہیں کہ شدید موسم بھی زندگی کو مکمل طور پر مفلوج نہیں کر پاتا۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر نظام مضبوط ہو تو سخت سے سخت حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے کینیڈا بلاشبہ اُن ممالک میں شمار ہوتا ہے جہاں نظام اپنی جگہ موجود ہے۔ یہاں زندگی مشکلات سے خالی نہیں مگر نظام بہت عمدہ مضبوط ہے موسم کی سختی ہو یا عالمی حالات کے اثرات حکومت نہ صرف ان مسائل کو تسلیم کرتی ہے بلکہ ان کے حل کے لیے عملی اقدامات بھی کرتی ہے۔ یہاں ایک اہم بات سمجھنے کی ہے کہ کینیڈا کوئی جادوئی دنیا نہیں جہاں قدم رکھتے ہی ہر خواب پورا ہو جائے۔ زندگی یہاں بھی محنت مانگتی ہے، وقت مانگتی ہے اور سب سے بڑھ کر صبر مانگتی ہے۔

اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ نئے کینیڈا آتے ہیں، وہ ایک غیر حقیقت پسندانہ توقع لے کر آتے ہیں کہ شاید چند مہینوں میں ہی سب کچھ بدل جائے گا بڑی نوکری، بڑا گھر، آسودہ زندگی جب ایسا فوری طور پر نہیں ہوتا تو مایوسی جنم لیتی ہے، حقیقت اس کے برعکس ہے یہاں کامیابی ایک سفر ہے، منزل نہیں جو لوگ محنت، مستقل مزاجی اور قانون کی پابندی کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ کینیڈا کا سب سے بڑا مثبت پہلو یہ ہے کہ یہاں کا نظام قابلِ بھروسہ ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو اس کے حل کے لیے راستہ موجود ہوتا ہے۔ ادارے کام کرتے ہیں، قوانین لاگو ہوتے ہیں، حکومت اپنے شہریوں کو ہر طرح کی سہولیات دیتے ہیں جس میں تعلیم، صحت، ٹرانسپورٹ، روزگار، نظام انصاف، شخصی آزادی شہری حقوق کی پاسداری اہم ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ دیگر مشکلات کے باوجود مطمئن دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ انہیں یقین ہوتا ہے کہ بہتری کی کوشش جاری ہے۔ موسم اور زندگی کا توازن کینیڈا کی سردی دنیا بھر میں مشہور ہےکبھی کبھی درجہ حرارت منفی پچاس تک بھی جا پہنچتا ہے۔ مگر یہاں بھی نظام انسان کو سہارا دیتا ہے گھروں کی ہیٹنگ، سڑکوں کی صفائی، اور روزمرہ زندگی کو جاری رکھنے کے انتظامات ایسے ہیں کہ شدید موسم بھی زندگی کو مکمل طور پر مفلوج نہیں کر پاتا۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر نظام مضبوط ہو تو سخت سے سخت حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ یہاں سے ایک سادہ مگر اہم سبق ملتا ہے زندگی کہیں بھی آسان نہیں، مگر جہاں نظام مضبوط ہو، وہاں مشکلات قابلِ برداشت ہو جاتی ہیں۔ نئے آنے والوں کے لیے سب سے ضروری چیز یہی ہے کہ وہ حقیقت پسند بنیں، صبر کو اپنا ساتھی بنائیں، اور چھوٹے چھوٹے قدموں سے آگے بڑھیں۔ کینیڈا کی تعریف کرنا کوئی مبالغہ نہیں، بلکہ ایک حقیقت کا اعتراف ہے۔ یہ ایک ایسا معاشرہ ہے جہاں تھوڑی بہت خامیاں بھی ہیں، مگر ڈھیروں خوبیوں کی وجہ سے ان کو سرسری لیا جاتا ہے مگر انہیں تسلیم کر کے بہتر بنانے کی کوشش بھی جاری رہتی ہے۔ زندگی یہاں بھی امتحان لیتی ہے، مگر جو لوگ ہمت نہیں ہارتے، وہی کامیابی کی کہانی لکھتے ہیں۔ یہ ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ اگر نظام مضبوط ہو تو سخت سے سخت حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ کینیڈا آنا بہت سے لوگوں کے لیے ایک خواب ہوتا ہے اور سچ پوچھیں تو یہ خواب غلط بھی نہیں مگر مسئلہ اُس وقت شروع ہوتا ہے جب ہم خواب کو حقیقت سمجھ بیٹھتے ہیں، اور حقیقت کا سامنا کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ اکثر نئے آنے والے جب کینیڈا کی سرزمین پر قدم رکھتے ہیں تو ان کے ذہن میں ایک ہی تصویر ہوتی ہے: اچھی نوکری، خوبصورت گھر، اور چند مہینوں میں سیٹ ہوتی زندگی۔ مگر جیسے ہی وقت گزرتا ہے، یہ خواب آہستہ آہستہ حقیقت کے آئینے میں بدلنے لگتا ہے۔ پہلی غلطی جلد بازی میں کامیابی کی خواہش یہاں آتے ہی سب کچھ فوراً حاصل کرنے کی خواہش سب سے بڑی غلطی ہے حقیقت یہ ہے کہ کینیڈا میں کامیابی ایک مرحلہ وار سفر ہے۔ جو لوگ صبر کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں، وہی آخرکار اپنی منزل تک پہنچتے ہیں۔ دوسری غلطی صرف ڈگری پر انحصار بہت سے لوگ اپنی ڈگری کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں، مگر یہاں صرف ڈگری نہیں بلکہ اسکل (مہارت) کی اہمیت زیادہ ہے۔ جب تک آپ مقامی تجربہ اور ہنر نہیں سیکھتے، آگے بڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسری غلطی سسٹم کو سمجھے بغیر شکایت کچھ لوگ چند مہینوں میں ہی یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہاں بھی کچھ خاص فرق نہیں۔ حالانکہ وہ ابھی اس نظام کو سمجھ ہی نہیں پاتے یہاں کا سسٹم وقت لیتا ہے، مگر جب سمجھ آ جائے تو راستے خود بخود کھلنے لگتے ہیں چوتھی غلطی ہر کام کو کمتر سمجھنا شروع میں ملنے والے چھوٹے کام کو اکثر لوگ اپنی عزت کے خلاف سمجھ لیتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی چھوٹے کام آگے بڑھنے کی سیڑھی بنتے ہیں۔ یہاں محنت کو عزت دی جاتی ہے، کام کو نہیں بلکہ نیت کو دیکھا جاتا ہے اصل راستہ کیا ہے اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ غلطیاں ہیں تو درست راستہ کیا ہے؟ یہاں پلمبر بننے کے لئے بھی پڑھنا لازمی ہے چاہے آپ اپنے وطن سے کتنی بھی ڈگریاں لائیں یہاں وہ فیل ہو جاتی ہیں یہاں کی ڈگری لینا لازمی ہے بہتر ہے کہ صبر کو اپنا ہتھیار بنائیں جلدی نہیں، مستقل مزاجی کامیابی دیتی ہے۔ مہارت سیکھیں نئے اسکلز، زبان اور مقامی تجربہ آپ کو آگے لے جاتے ہیں۔ فری کلاسز ہیں نیو کمر کے لئے سسٹم کو سمجھیں قانون، طریقہ کار اور مواقع یہ سب سیکھنے میں وقت لگائیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کینیڈا میں اگر آپ محنت کریں، قانون کی پابندی کریں اور سیکھنے کا عمل جاری رکھیں تو آگے بڑھنے کے مواقع ضرور ملتے ہیں۔ یہاں دروازے بند نہیں ہوتے — بس دستک دینے کا سلیقہ آنا چاہیے۔ کینیڈا کوئی جادو کی چھڑی نہیں، بلکہ ایک موقع ہے —ایک ایسا موقع جو اُن لوگوں کے لیے ہے جو صبر، محنت اور سمجھداری کے ساتھ آگے بڑھنا جانتے ہیں۔ خوابوں کی سرزمین کینیڈا کوئی جادو کی چھڑی نہیں، بلکہ ایک موقع ہے ایک ایسا موقع جو اُن لوگوں کے لیے ہے جو صبر، محنت اور سمجھداری کے ساتھ آگے بڑھنا جانتے ہیں۔ وہی آخرکار اپنی منزل تک پہنچتے ہیں۔ دوسری غلطی صرف ڈگری پر انحصار بہت سے لوگ اپنی ڈگری کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں، مگر یہاں صرف ڈگری نہیں بلکہ اسکل (مہارت) کی اہمیت زیادہ ہے۔ جب تک آپ مقامی تجربہ اور ہنر نہیں سیکھتے، آگے بڑھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تیسری غلطی سسٹم کو سمجھے بغیر شکایت کچھ لوگ چند مہینوں میں ہی یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ یہاں بھی کچھ خاص فرق نہیں۔ حالانکہ وہ ابھی اس نظام کو سمجھ ہی نہیں پاتے۔

یہاں کا سسٹم وقت لیتا ہے، مگر جب سمجھ آ جائے تو راستے خود بخود کھلنے لگتے ہیں چوتھی غلطی ہر کام کو کمتر سمجھنا شروع میں ملنے والے چھوٹے کام کو اکثر لوگ اپنی عزت کے خلاف سمجھ لیتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہی چھوٹے کام آگے بڑھنے کی سیڑھی بنتے ہیں۔ یہاں محنت کو عزت دی جاتی ہے، کام کو نہیں بلکہ نیت کو دیکھا جاتا ہے اصل راستہ کیا ہے اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ غلطیاں ہیں تو درست راستہ کیا ہے؟ یہاں پلمبر بننے کے لئے بھی پڑھنا لازمی ہے چاہے آپ اپنے وطن سے کتنی بھی ڈگریاں لائیں یہاں وہ فیل ہو جاتی ہیں یہاں کی ڈگری لینا لازمی ہے بہتر ہے کہ صبر کو اپنا ہتھیار بنائیں جلدی نہیں، مستقل مزاجی کامیابی دیتی ہے۔ مہارت سیکھیں نئے اسکلز، زبان اور مقامی تجربہ آپ کو آگے لے جاتے ہیں۔ فری کلاسز ہیں نیو کمر کے لئے سسٹم کو سمجھیں قانون، طریقہ کار اور مواقع یہ سب سیکھنے میں وقت لگائیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کینیڈا میں اگر آپ محنت کریں، قانون کی پابندی کریں اور سیکھنے کا عمل جاری رکھیں تو آگے بڑھنے کے مواقع ضرور ملتے ہیں۔ یہاں دروازے بند نہیں ہوتے بس دستک دینے کا سلیقہ آنا چاہیے۔ کینیڈا کوئی جادو کی چھڑی نہیں، بلکہ ایک موقع ہے ایک ایسا موقع جو اُن لوگوں کے لیے ہے جو صبر، محنت اور سمجھداری کے ساتھ آگے بڑھنا جانتے ہیں۔ خوابوں کی سرزمین کینیڈا کوئی جادو کی چھڑی نہیں، بلکہ ایک موقع ہے ایک ایسا موقع جو اُن لوگوں کے لیے ہے جو صبر، محنت اور سمجھداری کے ساتھ آگے بڑھنا جانتے ہیں۔

کالم نگار صبیحہ خان صبیحہ کا تعارف

کینیڈا میں مقیم شاعرہ، نثر نگار، کالم نگار، فری لانس جرنلسٹ صبیحہ خان صبیحہ پاکستان واچ میں کالم لکھیں گی انھوں نے فکاہیہ مضامین، معاشرتی، سماجی، سیاسی ہر موضوع پر آرٹیکلز لکھے ہیں جو متواتر اردو نیوز، اردو میگزین جدہ سعودی عرب میں کافی عرصہ شائع ہوتے رہے ہیں نثر کے ساتھ شاعری کا سلسلہ بھی جاری رہا ان کے دو مجموعہ کلام شائع ہوئے پہلا شعری مجموعہ "نئی اڑان" "دوسرا شعری مجموعہ "شعرو سخن ہمارے" ہے کینیڈا میں ان کی ادبی سرگرمیاں جاری ہیں۔ یہاں کے اردو اخبارات میں ان کے کالم بھی شائع ہوتے ہیں۔

جدید ٹیکنالوجی کے غلط استعمال اور ڈیجیٹل رضامندی کے حوالے سے واضح اخلاقی حدود مقرر کرنے کی اشد ضرورت ہے، اداکارہ

بالی ووڈ اداکارہ جھانوی کپور نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے کم عمری میں اپنی جعلی تصاویر ایک فحش ویب سائٹ پر دیکھیں، جس نے انہیں شدید ذہنی صدمے سے دوچار کیا۔ ایک پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے جھانوی کپور نے بتایا کہ یہ واقعہ میرے اسکول کے دنوں میں پیش آیا جب میں نے آئی ٹی کلاس کے دوران اپنی تصاویر ایسی ویب سائٹس پر دیکھیں۔ ان کے مطابق یہ مکمل طور پر ڈیپ فیک جیسا مواد تھا، جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ اداکارہ نے کہا کہ اس تجربے نے مجھے کم عمری میں ہی شہرت کے منفی

کم عمری میں اپنی جعلی تصاویر فحش ویب سائٹ پر دیکھیں

جھانوی کپور کا انکشاف

فحش ویب سائٹ پر دیکھیں، جس نے انہیں شدید ذہنی صدمے سے دوچار کیا۔ ایک پوڈکاسٹ میں گفتگو کرتے ہوئے جھانوی کپور نے بتایا کہ یہ واقعہ میرے اسکول کے دنوں میں پیش آیا جب میں نے آئی ٹی کلاس کے دوران اپنی تصاویر ایسی ویب سائٹس پر دیکھیں۔ ان کے مطابق یہ مکمل طور پر ڈیپ فیک جیسا مواد تھا، جس کا

پہلوں کا احساس دلایا۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ کیا عوامی شخصیت ہونے کی قیمت یہی ہے کہ ایسے غیر اخلاقی مواد کو برداشت کیا جائے؟ جھانوی کپور نے سوشل میڈیا پر پھیلنے والے اے آئی سے تیار کردہ جعلی مواد پر بھی تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ میری ایسی تصاویر اور ویڈیوز بھی گردش میں ہیں جو مکمل طور پر مصنوعی ہیں لیکن انہیں حقیقت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، حتیٰ کہ بعض اوقات مستند نیوز پلیٹ فارمز بھی انہیں شیئر کر دیتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس صورت حال کے باعث پیشہ ورانہ مسائل بھی پیدا ہو سکتے ہیں، کیونکہ مستقبل میں ہدایت کار ایسے جعلی مواد کو بنیاد بنا کر ہم پر دباؤ ڈال سکتے ہیں۔ اداکارہ کے مطابق یہ مسئلہ صرف مجھ تک محدود نہیں بلکہ دیگر شخصیات بھی اس کا شکار ہو رہی ہیں، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جدید ٹیکنالوجی کے غلط استعمال اور ڈیجیٹل رضامندی کے حوالے سے واضح اخلاقی حدود مقرر کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

بالی ووڈ کی سینئر اداکارہ نیتو کپور کو نیتا مکیش امبانی کلچرل سینٹر کی تقریب میں اپنی ہم شکل مل گئیں، اس موقع پر دونوں نے پاپارازی کو اکٹھے پوز دیے۔ فوٹو دیکھ کر مداح حیران رہ گئے کہ ان میں

اداکارہ نیتو کپور تقریب میں اپنی ہم شکل کو دیکھ حیران

دونوں نے مسکراتے اور ہنستے ہوئے کیمروں کے سامنے پوز دیا، ان کی مشابہت نے سب کو چونکا دیا

سے اصل کون ہے؟ واضح رہے کہ نیتو کپور این ایم اے سی سی گالا کی تیسری سالانہ تقریب میں شریک تھیں۔ اس تقریب میں متعدد بالی ووڈ اسٹارز شریک تھے، جن میں وکی کوشل، رنویر سنگھ اور انوپم کھیر شامل تھے۔ اس موقع پر توجہ کا مرکز نیتو کا اسٹائل نہیں بلکہ ایک دلچسپ لمحہ بنا جو کہ انکی ہم شکل کی صورت میں نظر آیا۔ تقریب میں داخل ہونے سے قبل نیتو کپور پاپارازی کے لیے پوز دے رہی تھیں کہ فوٹوگرافروں نے انہیں بتایا کہ ان کی ہم شکل قریب ہی موجود ہے۔ یہ سن کر وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئیں اور فوراً اس خاتون پوجا تیرہان کو ساتھ تصویر بنوانے کی دعوت دی۔ دونوں نے مسکراتے اور ہنستے ہوئے کیمروں کے سامنے پوز دیا۔ ان کی مشابہت نے سب کو چونکا دیا، بالوں کے انداز، چہرے کی بناوٹ اور مسکراہٹ تک، سب کچھ حیرت انگیز حد تک ایک جیسا تھا۔ ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے ہی مداحوں نے دلچسپ تبصرے کیے۔ کسی نے لکھا یہ تو بالکل ایک جیسی ہیں، تو کسی نے مذاق میں کہا، اصل کون ہے؟ ایک اور صارف نے کہا، بالکل سیم ٹو سیم لگتی ہیں۔

ایڈیٹر: نشید آفاقی

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

صارفین سے سرکار تک

کنزیومر واچ

CONSUMER WATCH PAKISTAN

عوام۔نظام اور ایوان

چیف ایڈیٹر: شیخ راشد عالم

ایڈیٹر: نشید آفاقی

پاک واچ

PAKISTAN WATCH

Government of Pakistan office of the Press Registrar Islamabad Registration No.2793

H41، پی ای سی ایچ ایس، بلاک 2، کراچی فون نمبر: 021-34528802-3